تالیف

بنت المفتی محمد اقبال سعیدی رضوی رحمہ اللہ

ناشر

مکتبۃ السلام

مزار مقدس مفتی محمد اقبال سعیدی رضوی رحمہ اللہ

خانقاہ معصومیہ گلی نمبر 1۔ شاداب کالونی ایم ڈی اے چوک ملتان

0300-7345306

تالیف

بنت المفتی محمد اقبال سعیدی رضوی رحمہ اللہ

نام کتاب:.........نسوانی عوارض کے شرعی مسائل

مؤلفہ:.........بنت المفتی محمد اقبال سعیدی رضویؒ

پروف ریڈنگ:.........مولانا محمد رمضان اقبال قادری خلیلی

کمپوزنگ:.........مولانا محمد زمان سعیدی رضوی

اشاعت اوّل 2011:.........1000

اشاعت دوم 2013:.........1000

اشاعت سوم 2017:.........2000

قیمت:.........-/100 روپے

ناشر و ملنے کا پتہ

مکتبہ السلام

مزار مقدس قبلہ مفتی محمد اقبال سعیدی رضویؒ

شاداب کالونی نزد ایم ڈی اے چوک ملتان

0300-7345306

مکتبہ مہریہ کاظمیہ نزد جامعہ انوار العلوم نیو ملتان

0314-6123162

مکتبہ ضیاء السنہ اندرون بوہڑ گیٹ ملتان

0306-6521197

مکتبہ فیضانِ سنت اندرون بوہڑ گیٹ ملتان

0306-7305026

فہرست

فہرست

فہرست

فہرست

فہرست

فہرست

عَرضِ ناشر

الحمدللہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ اشرف الانبیاء وسید المرسلین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ واھل بیتہٖ وازواجہٖ اجمعین.

امابعد!! اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا اور اس کی دنیا و آخرت کی بھلائی کے لئے حضرات انبیاء علیہم السلام کا مبارک سلسلہ شروع فرمایا جو اپنے اپنے ادوار میں انسانیت سازی کا اہم فریضہ انجام دیتے رہے اور اس قصر نبوت کے آخری حسین موتی حضور خاتم الانبیاء ﷺ اس کائنات میں تشریف لائے۔

آپ ﷺ کے ذریعے دین اسلام کی تکمیل ہوئی اور تا قیامت آنے والے انسانوں کا مدار دین اسلام فرمایا۔ قرآن وحدیث کے اولین مخاطب حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذریعہ سے دین اسلام اطراف عالم میں پھیلا۔ آپ ﷺ آفتابِ ہدایت اور صحابہ کرام نجوم ہدایت بنے اور دین اسلام عالم میں پہنچا۔ صحابہ کرام کے آخری دور میں دین کو آسان عام فہم ترتیب کے ساتھ مرتب ومدون کرنے کا کام شروع ہوا۔ تدوینِ دین کا پہلا سہرا حضرت امام اعظم نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کے سر بندھا۔ آپ نے فقہ کو خداداد بصیرت اور مجتہدانہ شان سے قرآن وحدیث سے مستنبط ومزین کیا پھر اسی طرح علما کرام کے ذریعے قیامت تک دین اسلام پھیلتا رہے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

الحمدللہ ہم نے بھی اِس کارِخیر کا تحریر کے ذریعے آغاز کیا ہے اور یہ مکتبہ

السلام کی جانب سے پہلی کتاب ہے جو پیش کی جارہی ہے۔مکتبہ السلام کا یہ نام ہمارے مرشد پیر طریقت حضور قبلہ مفتی محمد اقبال سعیدی رضوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں خود تجویز فرمایا تھا۔اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے قبلہ مرشد کریم کے درجات بلند فرمائے آمین۔اور ہماری مزید مدد فرمائے اور اس چھوٹی سی خدمت کو قبول فرمائے۔قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کسی بھی قسم کی کوئی غلطی پائیں تو مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

والسلام مع الاکرام

ناشر

پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ○

صرف خواتین کے مسائل پر بہت کم کتابیں دستیاب ہیں اور بڑی کتابیں خریدنے کی بہت کم عورتوں کو استطاعت ہوتی ہے۔ عورتوں کو جن مسائل کی ضرورت ہوتی ہے اُن میں سب سے زیادہ پیش آنے والے مسائل نسوانی عارضے سے تعلق رکھتے ہیں، اس لئے میں نے یہ مختصر رسالہ ترتیب دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ میری طرف سے اِسے قبول فرمائے اور مجھے ہمیشہ اخلاصِ عمل کی سعادت سے بہرہ ور فرمائے، دین حق کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق بخشے، مجھے اور میرے والدین، میرے اساتذہ ومشائخ سب پر اپنی خصوصی رحمت ہمیشہ جاری رکھے۔ (آمین ثم آمین)

کنیز ازواج واہل بیت نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بنت المفتی محمد اقبال

انتساب

میں اپنی اس تالیف کو اپنے والد ماجد، اُستاذ گرامی اور مرشد حضرت علاّمہ مفتی محمد اقبال صاحب اور اپنی والدہ ماجدہ سے منسوب کرتی ہوں، جن کی شفقت اعانت اور دعاؤں کی بدولت میں نے قرآن شریف حفظ کیا، علم دین حاصل کیا اور میری والدہ صاحبہ نے اُمورِ خانہ داری اور اپنی خدمت سے مستثنیٰ فرما کر مجھے پڑھنے میں مصروف رکھا۔ میں بالواسطہ اپنے رب تعالیٰ کا شکرادا کر رہی ہوں جس نے میرے والدین کے ہاتھ سے میری اچھی تربیت فرمائی۔ قرآن مجید میں ہے ”اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ“ اور فرمایا ”لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ“ اللہ تعالیٰ صحت وعافیت کے ساتھ اُنہیں تادیر سلامت رکھے۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِیْ صَغِيْرَةً

کنیز اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن

بنت المفتی محمد اقبال

۹ جماوی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ

بمطابق 13 اپریل 2011ء

حیض کسے کہتے ہیں؟

بالغہ عورت کو جو خون عادی طور دس دن یا اِس سے کم، رِحم سے نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو، اُسے حیض کہتے ہیں۔

(منھل الواردین شرح ذخر المتأہلین مشمولہ رسائل ابن عابدین صفحہ 73 مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور)

(بہار شریعت: جزءدوم صفحہ 54 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

نفاس کسے کہتے ہیں؟

بچہ پیدا ہونے یا دو ماہ یا اِس سے زیادہ مدت کے حمل ساقط ہونے کے بعد جو خون آئے (چالیس دن کے اندر) اُسے نفاس کہتے ہیں۔

(بہار شریعت: جزءدوم صفحہ 54 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

استحاضہ کسے کہتے ہیں؟

جو خون نہ تو حیض کا ہو اور نہ ہی نفاس کا اُسے استحاضہ کہتے ہیں۔

(بہار شریعت: جزءدوم صفحہ 54 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

حیض شروع ہونے کی عمر

حیض آنے کی کم از کم عمر نو سال ہے۔ اِس سے پہلے حیض نہیں اور اگر نو سال کی عمر ہونے سے پہلے خون آئے تو وہ اِستحاضہ ہے حیض نہیں۔

(فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 208 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ)

(بہار شریعت: جزءدوم صفحہ 55 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

حیض آنے کی انتہائی عمر

حیض آنے کی انتہائی عمر (اَکثر عورتوں میں) 55 سال ہے (اِس سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے اور کم بھی ہو سکتی ہے) (بہار شریعت: جزء دوم صفحہ 55 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

حیض کے رنگ

حیض کے چھ رنگ ہو سکتے ہیں۔ سیاہ، سرخ، پیلا، گدلا مٹیالا اور سبز۔

(فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 211 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ)

حیض کی کم از کم مدت

حیض کے دِنوں کی کم سے کم مدت تین دن رات ہے اور یہ تین دن رات ساعت فلکی سے (72 گھنٹے) شمار ہونگے۔ یعنی اگر بالکل طلوع کے وقت شروع ہوا تو اِس طلوع سے لے کر دوسرے طلوع تک ایک دن رات شمار ہوگا اور اِسی طرح غروبِ آفتاب سے لے کر دوسرے غروبِ آفتاب تک ایک دن رات شمار ہوگا۔

اور اگر طلوع اور غروب کے علاوہ کسی اور وقت شروع ہو تو گھڑی سے حساب ہوگا، مثلاً سوموار 9 بج کر 20 منٹ پر صبح کے وقت حیض شروع ہوتا ہے تو منگل 9 بج کر 20 منٹ ایک دن پورا ہوگا پھر بدھ کو اُسی وقت دو دن جمعرات کو اُسی وقت تین دن شمار ہونگے۔ اُس سے ایک منٹ بھی کم ہوگا تو وہ حیض نہیں کیونکہ

تین دن سے کم مدت حیض نہیں ہوتا۔ (فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 208 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ)

(بہار شریعت: جزء دوم صفحہ 54 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت

حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن رات ہے اس سے زیادہ نہیں اوران کا شمار بھی اسی طرح سے ہوگا۔ (فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 208 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ)

(بہار شریعت: جزء دوم صفحہ 54 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

حیض کا اطلاق کب سے؟

حیض کا اطلاق اُس وقت سے ہوگا جب خون کا پتا چلے اگر رات کو پاک سوئی اور صبح اُٹھنے پر خون دیکھا تو صبح ہی سے شروع ہونا شمار ہوگا اور اگر کچھ خون خشک بھی ہوگیا تھا تو پھر رات کے کسی حصے سے شمار ہوگا۔

(فتاویٰ عالمگیری: جلد اول صفحہ 36 مطبوعہ کوئٹہ)

پاک ہونے کی پہچان

جب خون رک جائے تو کسی سفید کپڑے پر لگا کر دیکھیں اگر رطوبت بالکل سفید ہوگئی ہے تو پاک ہونے کی نشانی ہے، چاہے سوکھ کر زرد بھی ہوجائے اور اگر ہلکی سی بھی میلی ہے تو ابھی عورت پاک نہیں ہوئی، چاہے رطوبت سوکھ کر سفید بھی ہوجائے۔ (بہار شریعت: جزء دوم صفحہ 55 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

پاکی کے دن کیا ہوتے ہیں؟

جن دنوں میں نہ حیض ہو نہ نفاس انہیں پاکی کے دن کہتے ہیں۔ اور اُن کی کم از کم مدت پندرہ دن ہے، اس سے کم طہر نہیں ہوتا، (پاکی کے دنوں کو طہر کہتے ہیں۔) (منہل الواردین: صفحہ 75 مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور)

جس کو حیض شروع ہی نہ ہو

ایسی عورت پاک ہے اور اُس کی بلوغت کی عمر پندرہ سال ہے جب پندرہ سال کی ہوگی، تب بالغہ شمار ہوگی۔ (فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 124 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ)

پاک ہونے کے بعد غسل میں تاخیر کیسی؟

جس پر غسل واجب ہے اُسے مستحب ہے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے اور اگر اتنی دیر کردی کہ نماز کا آخرِی وقت آگیا تو اَب فوراً نہانا فرض ہے اَب تاخیر کرے گی تو گنہگار ہوگی۔ کھانا وغیرہ کے لئے وضو کرلے یا ہاتھ منہ دھولے اور کلی کرلے لیکن ویسے کھاپی لیا تو گناہ نہیں مگر مکروہ ہے اور محتاجی لاتا ہے۔

(بہار شریعت: جزءدوم صفحہ 28 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

نماز کے آخری وقت میں پاک ہونا

اگر ماہواری دس دن سے کم پر عادت تھی تو ختم ہونے کے بعد اگر نماز کے آخری وقت میں صرف اتنا وقت رہتا تھا کہ غسل کر کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ سکے تو اُس

وقت کی نماز فرض ہے، نہا کر قضا پڑھے۔

اور اگر نفاس چالیس دن سے کم پر ختم ہوا تو بھی یہی حکم ہے اور اگر خون کا رکنا حیض کے دس دن اور نفاس کے چالیس دن کے پورے ہونے سے تھا ان سے کم دنوں پر نہیں تھا تو اگر نہانے کا وقت نہ بھی ہو صرف اتنا وقت ہو کہ اللہ اکبر کہہ سکے تو بھی اس وقت کی نماز فرض ہے اور قضا ضروری ہے۔

(شرح وقایہ اولین: صفحہ 128 مطبوعہ فاروقی لاہور) (بہار شریعت: جزء دوم صفحہ 60 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

نوٹ: ذہن نشین کر لیں کہ پورے دنوں پر خون رکنے اور عادت کے دنوں کے پورے ہونے پر خون رکنے کے احکام میں فرق ہے، اوپر والی عبارت دوبارہ پڑھیں۔

کیا مہینے سے زیادہ بھی پاکی کے دن ہو سکتے ہیں؟

ہر عورت کی اپنی اپنی عادت ہوتی ہے لیکن اگر دو، دو، تین تین مہینے یا پوری عمر بھی حیض نہ آئے تو عورت پاک ہی ہے یہ کوئی بات نہیں کہ ان تاریخوں میں نماز چھوڑ دی جائے اور ایسا کرے گی تو سخت گناہ گار ہوگی۔

بہار شریعت (جزء دوم صفحہ 55 مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ لاہور) میں ہے کہ

''جس عورت کو عمر بھر میں خون آیا ہی نہیں یا آیا مگر تین دن رات سے کم آیا تو عمر بھر وہ پاک ہی رہی اور اگر ایک بار تین دن رات خون آیا پھر کبھی نہ آیا تو وہ فقط تین دن رات حیض کے ہیں، باقی ہمیشہ کے لئے پاک۔''

ہلکی میلی رطوبت

دس دنوں کے اندر اندر خارج ہونے والی رطوبت اگر ہلکی سے بھی میلی ہو تو وہ حیض ہی شمار ہوگی لیکن اگر کسی عورت کو حیض کے دس دن گزار کر بھی ایسی رطوبت آتی رہے تو صرف وہی دن حیض کے شمار ہونگے جتنے دن عادت کے ہوں اور اگر حیض پہلی بار آیا ہے تو دس دن کا حیض شمار ہوگا۔
(بہار شریعت: جزء دوم صفحہ 55 مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ لاہور)

تین دن رات سے پہلے حیض کا رک جانا

اگر تین دن رات مکمل یا 72 گھنٹے مکمل ہونے سے ایک منٹ بھی کم ہو جائے تو وہ شرعاً حیض ہے ہی نہیں نماز کے آخری وقت تک انتظار کرے نہ آئے تو بغیر غسل کئے صرف وضو کر کے نماز وغیرہ پڑھ سکتی ہے، پھر اگر (شروع ہونے کے) دس دن تک دوبارہ آجاتا ہے تو اسی پہلے دن سے گنتی ہوگی اور وہ پہلا بھی حیض شمار ہوگا۔ (منہل الواردین: صفحہ 93 مطبوعہ لاہور۔ شرح وقایہ اولین صفحہ 132 مطبوعہ فاروقی لاہور)

تین دن رات سے کم آنے کے بعد پندرہ دن کے وقفے سے پھر تین دن رات سے کم آنا

اگر کسی کو تین دن رات سے کم مدت آیا پھر پندرہ دن پاک گزر گئے پھر دوبارہ تین دن رات سے کم آیا تو نہ وہ پہلا حیض ہے اور نہ ہی دوسرا، دونوں کی نمازیں قضا پڑھنی پڑیں گی۔ (بہار شریعت: جزء دوم صفحہ 55 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

صرف تین دن رات آنا

اگر کسی کو پورے تین دن رات حیض آکر بند ہو گیا لیکن عادت اس سے زیادہ دنوں کی تھی پھر دس دن تک دوبارہ نہیں آیا تو صرف تین دن رات ہی حیض شمار ہوگا اور نماز کے آخری مستحب وقت تک انتظار کر کے غسل کر کے نماز پڑھ سکتی ہی مگر قربت جنسی جائز نہیں کیونکہ ہوسکتا ہے دوبارہ خون شروع ہو جائے۔ پھر اگر دس دن نہ آئے اور گیارہویں دن دوبارہ شروع ہو جائے تو وہ استحاضہ ہے حیض نہیں، جب تک پاکی کے پورے پندرہ دن پورے نہ ہو جائیں۔

(فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 215 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ) (بہار شریعت: جزء دوم صفحہ 55 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

عادت کے دن سے کم ہو جانا

جس عورت کا خون عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے (مگر تین دن رات گزر جانے کے بعد) بند ہو جائے تو جس نماز کا وقت ہے اس کے آخری وقت تک انتظار کرے اگر واقعی بند ہو گیا ہے تو غسل کر کے نماز ادا کرے، مگر قربت جنسی ابھی جائز نہیں جب تک عادت کے دن گزر نہ جائیں۔

(منہل الواردین: صفحہ 93 مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور)

جس کی عادت مقرر نہیں

کسی کی ایک عادت مقرر نہیں کبھی چھ دن آتا ہے کبھی ساڑھے چھ دن

کبھی سات کبھی آٹھ (تو اس کو جتنے جتنے دن آئیں) جب تک دس دن کے اندر ہو سب حیض ہی ہے، کم پر رکے گا تو مدت کم ہونے والے مسئلے میں اس کا شمار ہوگا اور زیادہ والی عدت پر رکے گا تو سب ممنوعہ باتیں جائز ہونگی اور دس سے اوپر بڑھ جائے تو اس کے احکام استحاضہ کے باب میں دیکھیں۔

بندشِ حیض

اگر کسی مہینے حیض نہ آئے تو عورت پاک ہے بعض عورتیں خون آئے یا نہ آئے اُن تاریخوں میں نماز، روزہ چھوڑ دیتی ہیں اور فارغ بیٹھ جاتی ہیں یہ بالکل غلط بات ہے۔ "وَاَکْثَرُ الطُّھْرِ لَاحَدَّ لَہٗ بَلْ قَدْ یَسْتَغْرِقُ الْعُمُرَ"۔

(منہل الواردین: صفحہ 79 مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور)

حیض کے دن بڑھ جانا

اگر ہمیشہ چھ دن آتا تھا اب چھ دن پر خون نہیں رکا تو ابھی عورت پاک نہیں ہے جب تک دس دن پورے نہ گزر جائیں، پھر اگر دس دن پورے ہونے سے پہلے خون رک جاتا ہے تو سارا ہی حیض شمار ہوگا، اور اگر دس دن سے بھی آگے بڑھ جاتا ہے تو صرف وہی چھ دن حیض کے شمار ہونگے اور باقی چار دنوں کی نمازیں قضا کرنی پڑیں گی یعنی جو دن اس کی عادت سے اوپر ہوئے ان دنوں کی نمازیں قضاء کرنی پڑیں گی۔ (فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 22 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ)

نوٹ: نفاس میں بھی یہی احکام ہیں تفصیل اپنے مقام پر آتی ہے۔

عادت کیسے شمار ہوگی

حیض کا معاملہ ہو یا نفاس کا پہلی بار ہی سے عادت ثابت ہو جائے گی۔

(منہل الواردین: صفحہ 79 مطبوعہ لاہور)

یعنی اگر (حیض میں) پہلی بار پانچ دن خون آتا ہے تو یہی پانچ دن ہمیشہ عادت کے شمار ہونگے (جب تک عادت تبدیل نہ ہو جائے) اور (نفاس میں) پہلے بچے کی باری سات دن خون آیا تو یہی سات دن عادت کے شمار ہونگے، تیس دن آیا تو تیس دن عادت کے شمار ہونگے (جب تک عادت تبدیل نہ ہو جائے، عادت کے دنوں کو یاد رکھیں اکثر استحاضہ کے احکام میں ان کی بہت ضرروت پڑتی ہے)

کیا عادت تبدیل بھی ہو سکتی ہے؟

جی ہاں عادت کم بھی ہو سکتی ہے اور بڑھ بھی سکتی ہے، کم ہونے پر عورت فوراً پاک ہو جائے گی اور اس کے احکام اپنی جگہ پر ہیں اور بڑھنے پر دس دن تک انتظار کیا جائے گا (احکامات اپنی جگہ پر دیکھیں) بڑھ جانے پر یا گھٹ جانے پر عادت ایک ہی بار ثابت نہیں ہوگی ہاں اگر دوسری بار بھی ایسی ہی ترتیب سے آئے تو اب یہی تبدیل شدہ عادت شمار ہوگی۔

(منہل الواردین: صفحہ 79-87 مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور)

دو حیضوں میں کتنا فاصلہ ضروری ہے

دو حیضوں کے درمیان کم از کم پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے اور یہ پندرہ دن حیض کے ختم ہونے والی تاریخ سے شمار ہونگے اگر پندرہ دن پاکی کے پورے گزر جانے سے پہلے ہی دوبارہ خون شروع ہو جائے تو وہ استحاضہ ہے حیض نہیں۔ (جب تک پندرہ دن پورے نہ ہو جائیں)

(فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 208 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ)

(منہل الواردین: صفحہ 89 مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور)

دو نفاسوں میں کتنا فاصلہ ضروری ہے

دو نفاسوں کے درمیان چھ ماہ کا فاصلہ ضروری ہے اگر چھ ماہ سے پہلے دوسرا بچہ پیدا ہو جائے تو وہ جڑواں شمار ہوگا اور نفاس کی مدت کا شمار پہلے بچے سے ہوگا۔ (منہل الواردین: صفحہ 78 مطبوعہ لاہور)

نفاس سے فارغ ہونے کے کتنی مدت بعد حیض آئے گا

نفاس کے ختم ہونے کے بعد حیض شروع ہونے کے لئے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے اور یہ پندرہ دن نفاس کے چالیس دن مکمل ہونے یا عادت کے دنوں کے گزر جانے کے بعد سے شمار ہونگے۔ بشرطیکہ وہ پندرہ دن چالیس دنوں کے بعد ختم ہو رہے ہوں۔ مثلاً اگر عادت ہمیشہ پندرہ دن تھی اب بھی پندرہ دن آیا لیکن پندرہ دن کے فاصلے کے بعد اکیتسویں یا بتیسویں دن دوبارہ آتا ہے تو وہ

نفاس ہے کیونکہ چالیس دن کے اندر ہے اور اگر عادت تیس دن کی تھی اب بھی تیس دن آیا لیکن پندرہ دن بعد چھیالیسواں دن دوبارہ آتا ہے تو وہ حیض ہے کیونکہ اب چالیس دن بھی گزر چکے ہیں اور طہر بھی گزر چکا ہے۔

(فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 212 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ) (بہار شریعت جز دوم صفحہ 55 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

نو برس سے پہلے خون آنا

نو برس کی عمر سے پہلے اگر خون آیا تو نہ وہ حیض ہے اور نہ ہی اس سے لڑکی بالغہ ہوگی کیونکہ حیض شروع ہونے کی عمر بالاتفاق نو سال ہے اس سے پہلے نہیں

(عامہ کتب: بہار شریعت: جز دوم صفحہ 55 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

بوڑھی عورت کو حیض آنا

اگر کسی عورت کو ساٹھ سال یا اس سے بھی زیادہ خون آتا رہے (یا آنا شروع ہو جائے اگرچہ رک بھی چکا ہو) اور پہلے کی طرح خون سرخ رنگ یا سیاہ رنگ کا ہو تو وہ بھی حیض ہی ہے ہر کسی کی اپنی عادت ہوتی ہے ضروری نہیں کہ 55 سال پر رک جائے۔ (شرح وقایہ اولین: صفحہ 120 مطبوعہ فاروقی لاہور)

اور اگر رک جانے کے بعد دوبارہ خون شروع ہو جائے اور خون خالص نہ ہو تو پھر حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے اور اگر خون خالص ہو یعنی سرخ یا سیاہ رنگ ہو تو وہ خون حیض ہی ہے کیونکہ بوڑھی عورت کو اگر رک جانے کے بعد

دوبارہ خون شروع ہو تو صرف سرخ اور سیاہ رنگ کا اعتبار ہے باقی رنگوں کا نہیں۔

(بہار شریعت: جزءدوم صفحہ 55 مطبوعہ اسلامیہ لاہور) (منہل الواردین: صفحہ 84 مطبوعہ لاہور)

اگر دس دن سے کچھ زیادہ ہو جائے

اس صورت میں اگر پہلا حیض ہے تو صرف دس دن حیض کے شمار ہونگے، اور اگر اس سے پہلے حیض آچکے ہیں تو صرف وہی پہلی عادت کے دن حیض شمار ہونگے اور باقی استحاضہ کے مثلاً پہلے عادت پانچ دن تھی اب دس دن سے ایک گھنٹہ اوپر آتا ہے تو صرف وہی پانچ دن حیض کے ہیں باقی سارا استحاضہ ہے۔ اگر دس دن سے ایک منٹ بھی اوپر ہو تو یہی قاعدہ ہے۔

(منہل الواردین: صفحہ 74 مطبوعہ سہیل اکیڈی لاہور) (بہار شریعت: جزءدوم صفحہ 54 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

نماز میں حیض آجانا

اگر نماز کی حالت میں حیض شروع ہو جائے تو نماز ٹوٹ جائے گی پھر اگر فرض یا وتر تھے تو قضاء نہیں اور اس کے علاوہ ہے تو (سنت یا نفل) پاک ہونے کے بعد قضاء ضروری ہے۔ (شرح وقایہ اولین: صفحہ 129 مطبوعہ فاروقی لاہور)

صرف وتر رہتے تھے حیض شروع ہو گیا

اگر عشاء پڑھ لی تھی مگر صرف وتر رہتے تھے کہ حیض شروع ہو گیا تو وہ وتر معاف ہیں ان کی قضاء نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے "وَاِذَا حَاضَتْ فِی الْوَقْتِ

اَوْ نَفَسَتْ سَقَطَ فَرْضُهٗ بَقِیَ مِنَ الْوَقْتِ مَایُمْكِنُ اَنْ تُصَلِّیَ فِیْهِ اَوْلَا هٰكَذَا فِی الذَّخِیْرَةِ"

کسی نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو وہ فرض نماز اس پر فرض نہ رہی خواہ زیادہ وقت باقی ہو یا اتنا ہی باقی ہو کہ وہ اس وقت میں (اگر پاک ہوتی تو) نماز پڑھ سکتی تھی۔ ذخیرہ کتاب میں اس طرح لکھا ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری: جلد اول صفحہ 38 مطبوعہ کوئٹہ)

جس وقت نماز میں حیض شروع ہو وہ نماز؟

اگر نماز نہیں پڑھی تھی (چاہے وقت ختم ہونے کو ہو) کہ حیض شروع ہو گیا یا بچہ پیدا ہو گیا اور نفاس شروع ہو گیا تو اس وقت کی نماز معاف ہے اور اس کی قضاء نہیں۔ (شرح وقایہ اولین: صفحہ 128 مطبوعہ فاروقی لاہور)

رات کا رکھا جانے والا کپڑا صبح صاف تھا

رات کو اندر جو کپڑا رکھا صبح اس پر خون بالکل نہیں تھا تو رات ہی سے عورت پاک ہے بخلاف شروع ہونے کے کہ جس وقت خون کا پتہ چلے اس وقت سے اس کا شروع ہونا شمار ہو گا نہا کر عشاء کی نماز قضاء پڑھے۔

(شرح وقایہ اولین: صفحہ 122 مطبوعہ فاروقی لاہور)

ایسی حالت میں کیا جائز ہے اور کیا نا جائز؟

ایسی حالت میں کیا باتیں ممنوع ہیں

(1) نماز پڑھنا۔ (2) روزہ رکھنا۔

(3) قرآن پاک پڑھنا، چاہے دیکھ کر پڑھیں یا زبانی دونوں منع ہیں، البتہ اگر استانی سبق سنے تو قرآن شریف کو ہاتھ لگائے بغیر ایک ایک لفظ جدا جدا کر کے غلطی بتا سکتی ہے۔ شاگردہ اگر اِس حالت میں ہے تو وہ ایک ایک لفظ علیحدہ کر کے بھی نہیں پڑھ سکتی۔

(4) قرآن پاک کو یا اُس کی جلد کو یا اُس کی چولی کو چھونا (چاہے ہاتھ سے چاہے انگلی سے یا انگلی کی نوک سے یا بدن کا کوئی بھی حصہ لگے) سب حرام ہے۔

(5) مسجد میں داخل ہونا۔

(6) طوافِ کعبہ چاہے مسجد کے اندر سے ہو یا باہر سے حرام ہے۔

(7) حقوقِ زوجیت کی ادائیگی۔

(8) مرد کا ناف سے لے کر گھٹنوں تک کسی طرح کا نفع حاصل کرنا۔

(9) اعتکاف کرنا۔ (فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 213 تا 215 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ)

نمازوں اور روزوں کی قضاء

حیض ونفاس کی حالت میں چھوٹنے والی نمازیں عورت کو معاف ہیں، نہ چھوڑنے کا گناہ اور نہ ہی ان کی قضاء ہے اور ایسی حالت میں چھوٹنے والے

روزوں کو پاکی کی حالت میں قضاء کرنا ضروری ہے اگرچہ چھوڑنے کا گناہ نہیں اور اگر ایسی حالت میں روزہ رکھ بھی لیا تو محض بھوکا رہنا ہے فرض ادا نہیں ہوگا، پاک ہو کر دوبارہ قضا کرنا لازم ہوگا۔ (فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 213 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ)

(بہار شریعت: جزء دوم صفحہ 59 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

کاغذ پر ایک آیت لکھی ہو تو؟

کاغذ پر کوئی ایک آیت لکھی ہو تو اس کا چھونا بھی حرام ہے۔

(بہار شریعت: جزء دوم صفحہ 59 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

قرآن پاک دیکھنا

قرآن پاک دیکھنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ سمجھ بھی آ رہا ہو۔

(منہل الواردین: صفحہ 112 مطبوعہ لاہور) (بہار شریعت: جزء دوم صفحہ 29 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

قرآن پاک کا ترجمہ پڑھنا

قرآن پاک کا ترجمہ چاہے جس زبان میں ہو اس کے پڑھنے اور چھونے کا حکم بھی بالکل قرآن مجید کا ہے کہ اس حالت میں ناجائز ہے۔

(درمختار: جلد اول صفحہ 214 مطبوعہ رشیدیہ لاہور) (بہار شریعت جزء دوم صفحہ 29 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

ایامِ مخصوصہ میں حافظہ کے منزل پڑھنے اور معلّمہ کی تعلیم قرآن کا حکم

اُستانی ہو یا شاگردہ یا کوئی اور اِن ایام میں زبانی قرآن پاک بھی نہیں

پڑھ سکتی اور نہ ہی منزل پڑھنے والی کلمہ توڑ توڑ کر منزل پڑھ سکتی ہے کیونکہ چاہے وقفہ دے کر بھی پڑھے تو بھی مرکبات سے شمار ہوگا جب کہ معلّمہ کی یہ صورت نہیں کیونکہ وہ مفردات سے ہو جاتا ہے۔ فقہ حنفی کی مشہور کتاب فتاویٰ عالمگیری میں ہے ''وَاِذَا حَاضَتِ الْمُعَلِّمَةُ فَیَنْبَغِیْ لَهَا اَنْ تُعَلِّمَ الصِّبْیَانَ کَلِمَةً کَلِمَةً وَتَقْطَعَ بَیْنَ الْکَلِمَتَیْنِ وَلَایُکْرَهُ لَهَا التَّهَجِّیْ بِالْقُرْاٰنِ کَذَا فِی الْمُحِیْطِ''

جب اُستانی کو ماہواری آجائے تو اُسے چاہیے کہ بچوں کو ایک ایک کلمہ کر کے سکھائے اور ہر دو کلموں کو درمیان سے جدا جدا کردے گی (مثلاً ''لَا رَیْبَ فِیْهِ'' میں ''لَا'' ایک کلمہ ہوگا اور ''رَیْبَ'' دوسرا کلمہ ''فِیْ'' تیسرا کلمہ اور ''ہِ'' چوتھا کلمہ شمار ہوگا) اور قرآن شریف میں ہجے کرانا (حرفوں کا جوڑ کرانا) اُس کے لئے ناپسندیدہ نہیں، محیط میں اسی طرح ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری (واللفظ لہٗ): جلد اول صفحہ 38 مطبوعہ کوئٹہ) (منھل الواردین: صفحہ 112 مطبوعہ لاہور)
(فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 214 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ) (شرح وقایہ: اولین صفحہ 130 مطبوعہ فاروقی ملتان)
(الجوہرۃ النیرۃ شرح قدوری: صفحہ 39 مطبوعہ میر محمد کراچی) (فتح القدیر شرح ہدایہ: جلد اول صفحہ 148 مطبوعہ کوئٹہ)
(رمز الحقائق شرح کنز (عینی) اولین صفحہ 17 مطبوعہ سکھر) (بحر الرائق: جلد اول صفحہ 199 مطبوعہ ایچ ایم سعید کراچی)
(شرح کنز للطائی: بہامش عینی اولین صفحہ 17 مطبوعہ سکھر) (بہار شریعت: جزء دوم صفحہ 59 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

شافعیہ کا مذہب

امام نووی شافعی لکھتے ہیں۔ ''وَاِنَّمَا اخْتَلَفَ الْعُلَمَآءُ فِیْ جَوَازِ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ لِلْجُنُبِ وَالْحَائِضِ وَالْجُمْهُوْرُ عَلٰی تَحْرِیْمِ الْقِرَاءَةِ عَلَیْهِمَا

جَمِیعًا وَلَا فَرْقَ بَیْنَهُمَا عِنْدَ آیَةٍ وَبَعْضِ آیَةٍ وَاَنَّ الْجَمِیعَ یَحْرُمُ''۔

علماء کا جُنب اور حائض کی قراءَتِ قرآن کے بارے میں صرف جواز میں اختلاف ہے۔ اکثریت دونوں میں سے ہر ایک پر قراءَت حرام قرار دیتے ہیں اور دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ چاہے پوری آیت ہو یا اس کا کچھ حصہ، ہر ایک حرام ہے۔ (نووی شرح مسلم عربی: جلد اول صفحہ 162 مطبوعہ کراچی)

حنبلیہ کا مذہب

فقہ حنبلی کی کتاب ''اَلْعِدَّةُ شَرْحُ الْعُمْدَةِ'' صفحہ 51 مطبوعہ مکتبہ دار السلام بیروت میں بھی اسی طرح ہے۔

بعض مدارس میں طالبات سے اِس حالت میں برابر منزل پڑھوائی جاتی ہے ایسا سخت حرام اور بڑا گناہ ہے۔ چاہے کلمہ توڑ توڑ کر پڑھے کیونکہ اِسے تلاوت ہی کہا جائے گا جب کہ معلّمہ کا حال اِس سے مختلف ہے، اُس کا کلمہ توڑ توڑ کر پڑھنا تلاوت نہیں کہلا سکتا۔

علامہ ابن عابدین شامی حنفی فرماتے ہیں۔

''لٰکِنَّهٗ مُقَیَّدٌ لِمَا بِهٖ یُسَمّٰی قَارِیًا وَبِالْکَلِمَةِ لَا یُعَدُّ قَارِیًا''

حرمت قراءَت کا حکم مشروط ہے اتنا پڑھنے سے کہ اس کی وجہ سے اُسے قاری کا نام دیا جائے اور ایک کلمہ پڑھنے سے قاری نہیں شمار ہوگا۔

(منہل الواردین: صفحہ 112 مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور)

تسبیح پڑھنا یا اُٹھانا

دورانِ حیض ونفاس تسبیح کو ہاتھ میں لے کر پڑھا بھی جاسکتا ہے اور ویسے بھی چھوا بھی جاسکتا ہے مگر قرآنی آیات نہ پڑھی جائیں بعض عورتیں تسبیح اُٹھانا ناجائز سمجھتی ہیں یہ بے اصل بات ہے۔

دعا مانگنا

ایسی دعا جس میں قرآنی آیات نہ آئیں مانگی جاسکتی ہے کہ دعا ایک سوالی کا ربِ کریم جل شانہ سے سوال کرنا ہے اور دعا مانگنے کی ممانعت وارد نہیں۔

(فتاویٰ عالمگیری: جلد اول صفحہ 38 مطبوعہ کوئٹہ) (بہار شریعت جزء دوم صفحہ 59 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

باہر سے ہاتھ بڑھا کر مسجد میں مصلیٰ رکھنا

صحیح مسلم میں اُمّ المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ہاتھ بڑھا کر مسجد سے مصلّٰی اٹھا دینا، میں نے عرض کی میں حیض سے ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں۔ (صحیح مسلم: صفحہ 369 مطبوعہ دار ابن حزم بیروت)

اس سے معلوم ہوا کی ایسی حالت میں مسجد میں داخل ہوئے بغیر بھی مصلّٰی اُٹھا سکتی ہے بلکہ مستحب ہے کہ نماز کے وقت میں وضو کر کے جہاں نماز پڑھا کرتی ہے بیٹھ کر اتنی دیر تسبیح و تہلیل پڑھتی رہے۔ (فتاویٰ عالمگیری: جلد اول صفحہ 38 مطبوعہ کوئٹہ)

بسم اللہ، الحمد للہ کہنا

کوئی کام شروع کرتے ہوئے ''بِسْمِ اللّٰہِ'' یا شکر ادا کرنے کے لئے ''اَلْحَمْدُلِلّٰہِ'' (اَفسوس پر اِنَّالِلّٰہِ) اور اسی طرح قرآن پاک کے ایسے تمام حصے بہ نیتِ قرآن نہ پڑھے جائیں۔ گفتگو میں آجائیں تو بولنے میں حرج نہیں۔

(شرح وقایہ اولین: صفحہ 130 مطبوعہ فاروقی لاہور)

قرآن پاک چھونے کا مطلب

قرآن پاک کو چھونے کا مطلب صرف ہاتھ سے چھونا نہیں بلکہ اُنگلی یا اُنگلی کا سرا لگے یا بدن کا کوئی بھی حصہ لگے یا قیص پہنے ہوئے دامن لگے یا دوپٹے کا آنچل لگے (جب بدن پر پہنے ہوئے ہوں) یا کوئی بھی ایسا کپڑا جو بدن پر یہاں تک کہ کپڑے کا ایک سرا سر پر ہے اور دوسرا سرا قرآنِ پاک کو چھولے یہ بھی حرام ہے۔ (بہارِ شریعت: جزء دوم صفحہ 59 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

دینی کتب اُٹھانے کا حکم

دینی کتب ایسی حالت میں اٹھانا مکروہ ہے مگر کپڑے کے ساتھ اٹھانے میں کراہت بھی نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری: جلد اول صفحہ 39 مطبوعہ کوئٹہ)

اگر قرآن پاک چھونا ضروری ہوجائے

اگر قرآن پاک کو چھونا یا اٹھانا کسی طرح بہت ضروری ہوجائے تو

ایسے کپڑے سے پکڑا جائے جو نہ تو قرآن پاک پر لپٹا ہوا ہو اور نہ ہی اپنے اوپر لپٹا ہوا ہو۔ (فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 214 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ)

قرآن پاک یا تفسیر کا پرچہ آجانا

اگر امتحان کے دنوں میں ایسے دن آجائیں تو ایسی صورت میں ایسے بڑے گتے لے لئے جائیں اور اُوپر کے لئے کوئی ایسا بڑا رومال کپڑا یا گتہ لے لیا جائے جو کاغذ کے اوپر بچھا لیا جائے اور لکھنے کے ساتھ ساتھ نیچے کرتی آئے لیکن کپڑا ایسا ہو جو پہنا ہوا نہ ہو اور کاغذ پر لپٹا بھی نہ جائے، ورق بھی اس سے اُلٹے جائیں اور لکھتے ہوئے ہاتھ کاغذ کو نہ لگے۔ شرح وقایہ میں ہے

"وَاَمَّا كِتَابَةُ الْمُصْحَفِ اِذَا كَانَ مَوْضُوْعًا عَلٰى لَوْحٍ بِحَيْثُ لَا يَمَسُّ مَكْتُوْبَهٗ فَعِنْدَ اَبِىْ يُوْسُفَ يَجُوْزُ"

(شرح وقایہ اولین: صفحہ 131 مطبوعہ فاروقی لاہور)

علامہ کمال الدین ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امام ابو یوسف کا قول قیاس کے زیادہ قریب ہے۔ (حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح: صفحہ 77 مطبوعہ قدیمی کراچی)

نوٹ: بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ لکھتے لکھتے ساتھ ساتھ پڑھتے بھی جاتے ہیں ایسی خواتین احتیاط کریں۔

قرآن پاک کی ریکارڈ شدہ کیسٹیں آڈیو، ویڈیو وغیرہ

قرآن پاک کی ریکارڈنگ چاہے کیسٹ ہو یا سی ڈی یا ویڈیو کیسٹ

وغیرہ اُن کو چھوا بھی جا سکتا ہے اور اُٹھایا بھی جا سکتا ہے کیونکہ ایک تو اُن میں صرف آواز ہے دوسرا وہ ایسے ڈبہ کی طرح ہے جس میں قرآنِ شریف بند ہو جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے ''ڈبہ میں بند اگر قرآن پاک ہو تو وہ ڈبہ ایسی حالت میں اُٹھایا جا سکتا ہے''۔ (بہارِ شریعت: جزء دوم صفحہ 59 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

قرآنِ پاک کا جزودان

اگر قرآنِ پاک کسی جزدان (یعنی ڈبے) میں بند ہو تو اُس جزدان کو چھوا جا سکتا ہے۔ (فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 214 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ)

تعویز پہننا

ایسا تعویز جس میں قرآنِ شریف کی آیات لکھی ہوں، اِن دنوں میں نہیں پہنا جا سکتا جس پر صرف ایک کپڑا ہوا گر وہ ایک کپڑے میں سلا ہوا ہو تو بھی حرام ہے لیکن اگر تعویذ پر کوئی اور کپڑا یا کاغذ لپیٹ کر اُسے سِیا نہیں بلکہ دوسرا کپڑا اوپر سی دیا تو پھر اس کو ہاتھ لگانا جائز ہوگا۔ اس لئے سلوانے کے وقت پہلے ہی سے احتیاط کرنی چاہیے اور دو تین کپڑے رکھ کر سی لیا جائے اگر چاندی یا چمڑے وغیرہ میں بنوایا ہے تو بھی پہلے کپڑے میں سی لیا جائے اس طرح وہ ڈبے میں بند ہو جائے گا اور پہننا جائز ہوگا۔ (فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 214 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ)

کندہ شدہ انگوٹھی

ایسی انگوٹھی جس پر آیاتِ قرآنی کندہ ہوں یا لوح قرآنی ہو اِن (حیض ونفاس کے) دنوں میں پہننی حرام ہے۔ (بہار شریعت: جزءدوم صفحہ 28 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

اگر مسجد میں جانا ناگزیر ہو جائے

جب اس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ ہو، مثلاً چور یا درندے وغیرہ کا خوف ہو یا مسجد میں پانی رکھا ہے اور اس کے علاوہ کہیں نہیں ملتا یا کنواں صرف مسجد میں ہے یا راستہ صرف مسجد میں سے ہے کہ اور کوئی گزرنے کا راستہ ہی نہیں ان سب صورتوں میں تیمّم کر کے جائے۔ (فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 214 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ)

(بہار شریعت: جزءدوم صفحہ 59 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

کیا مسجد حرام سے باہر طواف کر سکتی ہے؟

خانہ کعبہ کے اندر جانا یا اُس کا طواف کرنا اگرچہ مسجد حرام کے باہر سے ہو ایسی سب عورتوں کے لئے حرام ہے، جو حیض یا نفاس کی حالت میں ہوں۔

(فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 214 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ)

درودِ پاک، کلمہ اور دعائیں پڑھنا

دورِدِ پاک، کلمہ، دعائیں وغیرہ اور ایسے وظائف جن میں قرآن پاک نہ ہو بلا کراہت پڑھے جا سکتے ہیں، ہاں کلی کر لیں یا وضو، تیمّم کر لیں تو اور

بھی بہتر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری: جلد اول صفحہ 38 مطبوعہ کوئٹہ)

(منهل الواردین: صفحہ 112 مطبوعہ لاہور) (بہار شریعت: جزء دوم صفحہ 59 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

روپیہ، پیسہ جس پر قرآن پاک لکھا ہو

روپیہ پیسہ پر اگر قرآن مجید لکھا ہو تو اُسے بھی چھونا ناجائز ہے مگر پرس، تھیلی (جس میں وہ پیسے ہوں) وغیرہ کو چھوا جا سکتا ہے۔

(منهل الواردین: صفحہ 113 مطبوعہ لاہور) (فتاویٰ عالمگیری: جلد اول صفحہ 38 مطبوعہ کوئٹہ)

آسمانی کتابوں کا حکم

قرآنِ پاک کے علاوہ دوسری آسمانی کتابیں توراۃ، انجیل زبور اور دیگر صحائف کا چھونا بھی ایسی حالت میں مکروہ ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری: جلد اول صفحہ 38 مطبوعہ کوئٹہ)

ایسی کتب جن میں شاذ و نادر قرآنی آیت آجاتی ہو

ایسی کتب جن میں کہیں بہت کم قرآنی آیت آجائے وہ پڑھی جا سکتی ہیں مگر ایسی صورت میں جب کہ اس مقام کو نہ تو ہاتھ لگے نہ بدن کا کوئی حصہ اور نہ ہی وہ آیت پڑھنے میں آئے۔ (بہار شریعت: جزء دوم صفحہ 29 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

اذان کا جواب دینا

حیض یا نفاس والی عورت کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔

(بہار شریعت: جزء دوم صفحہ 59 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

سجدۂ تلاوت وغیرہ

جس طرح حیض ونفاس کی حالت میں عورت کو نماز پڑھنا حرام ہے اسی طرح اس حالت میں صرف سجدہ بھی حرام ہے، چاہے وہ سجدہ تلاوت ہو یا سجدہ شکر اور اگر آیتِ سجدہ سنی تو اس صورت میں سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوگا۔

(فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 213 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ)

ایسی حالت میں عورت کا اپنے مرد کو چھونا

ایسی عورت اپنے مرد کے ہر حصۂ بدن کو چھو سکتی ہے لیکن مرد کا عورت کے بدن کو ناف سے لے کر گھٹنے تک چھونا جائز نہیں جب تک کوئی ایسا موٹا کپڑا حائل نہ ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہو۔ (بہار شریعت: جزء دوم صفحہ 60 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

اور حیض سے پاک ہونے کے بعد غسل کئے بغیر یا ایک نماز کا وقت گزر جانے سے پہلے قربت جنسی جائز نہیں یہ اس صورت میں ہے جب عادت کے دن پورے ہو چکے ہوں اور اگر عادت سے پہلے ہی بند ہو گیا تو اگر چہ نماز روزہ شروع کردے گی مگر دن پورے ہونے تک قربت جائز نہیں۔

اور اگر دس دن پورے ہونے پر یا نفاس میں چالیس دن پورے ہونے پر پاک ہوئی تو غسل سے پہلے بھی قربت جائز ہے۔ اور اگر کسی عذر کی وجہ سے غسل ناممکن تھا تیمّم کیا تو جب تک اس تیمّم سے نماز نہ پڑھ لے یا ایک نماز کا وقت نہ گزر جائے تب تک قربت جائز نہیں۔ حیض سے عورت ناپاک نہیں ہوتی یعنی یہ نہیں کہ

اسے چھو کر ہاتھ پاک کیے جائیں یا اس کے ساتھ کھانا کھانا ناجائز ہو یا ساتھ بیٹھنا صحیح نہ ہو یا اُس کا پکا ہوا کھانا ناپاک ہو، ایسی کوئی بات نہیں ایک چارپائی پر میاں بیوی کا لیٹنا بھی صحیح ہے اگر کوئی خطرہ نہ ہو۔

(بہار شریعت: جزء دوم صفحہ 61 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

اگر اعتکاف میں حیض یا نفاس شروع ہو جائے

حالت حیض یا نفاس میں اعتکاف نہیں ہوسکتا اگر حالت اعتکاف میں حیض یا نفاس شروع ہو جائے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا اور اس کی قضاء کی کئی صورتیں ہیں۔ (فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 213 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ)

(1) اگر اعتکاف نفلی ہے تو قضا نہیں ہے۔

(بہار شریعت: جزء پنجم صفحہ 96 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

(2) اگر اعتکاف رمضان شریف والا ہے تو اسی ایک دن کی قضا کرے اور یہ قضا رمضان میں بھی ہوسکتی ہے اور غیر رمضان میں بھی۔

(3) اگر اعتکاف منت (نذر) کا ہے تو جس طرح کی منت ہو اس طرح قضا کرے۔ مثلاً اگر منت میں شرط تھی کہ مسلسل دس دنوں کا اعتکاف کروں گی اور پانچویں دن حیض آ گیا تو شروع سے پورے دس دن کی قضا لازم ہے اور اگر مسلسل کی منت نہیں تھی تو صرف وہ دن جس دن آیا اس کی قضا ہو گی اور باقی بچنے والے دنوں کا اعتکاف بھی ادا کرے گی۔ (بہار شریعت: جزء پنجم صفحہ 96 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

کیا حالت حیض میں طلاق ہو جائے گی

جی ہاں عورت جس بھی حالت میں ہو طلاق ہو جائے گی۔ چاہے ''حائضہ'' ہو یا ''حاملہ'' یا ''دودھ پلانے والی'' طلاق ہو جائے گی۔

(بہار شریعت: جزء ہشتم صفحہ 5 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

کیا حیض والے کپڑے دوبارہ استعمال کئے جا سکتے ہیں؟

حیض ونفاس کے دنوں میں استعمال کئے گئے کپڑوں کو اگر نجاست لگی ہو تو نجاست دور کرنے کے بعد استعمال میں لانا جائز ہے اور ایک بار استعمال میں لانے کے بعد (جو کپڑے صاف ہو سکتے ہوں) پھینک دینا فضول خرچی ہے۔

حدیث شریف میں ہے ''اللہ تعالیٰ تین باتیں تمہارے لئے ناپسند فرماتا ہے ''قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ''

(مسلم: صفحہ 1322 مطبوعہ دار ابن حزم بیروت)

حیض ونفاس والی عورت مکہ شریف پہنچ گئی

اگر کوئی عورت حیض یا نفاس کی حالت میں مکہ شریف پہنچ جائے تو جب تک پاک نہ ہو طواف نہیں کر سکتی اور عمرہ کئے بغیر مکہ سے نکلے گی تو دم لازم ہو جائے گا اور گناہ گار ہو گی اس لئے ایسی عورت مکہ شریف میں اپنی رہائش گاہ میں رہ کر پاک ہونے کا انتظار کرے جب پاک ہو جائے تب غسل کر کے طواف اور عمرہ کرے۔

ہاں اگر طواف کر لیا پھر حیض یا نفاس شروع ہوا جبکہ صفا و مروہ کی سعی باقی

ہے تو اگر کوئی ایسا راستہ ہو کہ مسجد سے گزرے بغیر وہاں پہنچا جا سکے تو صفا و مروہ کی سعی جائز ہے تا کہ احرام کھولا جا سکے۔ لیکن اگر طواف نہیں کیا تو طواف سے پہلے سعی نہیں ہو سکتی کیونکہ سعی کا طواف کے بعد ہونا شرط ہے۔

(فتاویٰ شامی: جلد دوم صفحہ 206 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ)

ناپاکی کی حالت میں احرام اور حج

اگر احرام باندھنے سے پہلے حیض آجائے یا بچہ پیدا ہو جائے تو احرام باندھا جا سکتا ہے اگر غسل مضر صحت نہ ہو تو غسل ورنہ وضو کر کے اور وضو بھی نقصان دہ ہو تو تیمّم کی ضرورت نہیں ایسے ہی احرام باندھ لیا جائے کیونکہ بغیر احرام میقات سے آگے جانا جائز نہیں۔ (یعنی عورت تلبیہ کہہ لے گی اور مرد اَن سلے کپڑے پہن کر تلبیہ کہے گا) (بہار شریعت: جزء ششم صفحہ 24، 26 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

اگر احرام باندھ لینے کے بعد عورت عارضہ زنانہ سے ناپاک ہو جائے تو احرام کو کچھ فرق نہیں پڑتا۔ اور حج کے تمام کام سوائے طواف کعبہ کے ہو سکتے ہیں اور حج ہو جائے گا۔ اور طواف پاک ہونے کے بعد کر لیا جائے۔

(فتاویٰ شامی: جلد دوم صفحہ 206 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ)

اور اگر حج کر لیا اور احرام کھول لیا مگر مکہ سے واپس روانگی سے قبل مذکورہ بالا حالت سے ہو گئی تو طواف صدر (یعنی طواف وداع) ایسی عورت پر واجب نہیں۔ (فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 213 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ)

لیکن مکہ معظّمہ سے واپس آنے سے قبل پاک ہوگئی تو (طواف وداع) واجب ہے۔ (بہار شریعت: جزء ششم صفحہ 79 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

مسجد نبوی یا مسجد حرام میں ناپاک ہوجانا

اگر مسجد میں عورت ناپاک ہوجائے تو مستحب ہے کہ پہلے تیمّم کرکے جتنا جلدی ہوسکے باہر نکل آئے۔ لیکن اہل خانہ کی نماز سے فراغت تک اکیلی باہر نہیں آسکتی کہ بچھڑ جانے کا خطرہ ہے تو تیمّم کرکے مجبوراً اتنی دیر رہ سکتی ہے۔

(فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 214 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ)

ہاں مسجد حرام اور مسجد نبوی کے احاطہ (چہار دیواری) کے باہر جو فرش لگا ہے وہاں بیٹھا جاسکتا ہے کیونکہ وہ شامل مسجد نہیں۔

حج کے لئے مانع حیض گولیوں کا استعمال

(الف) اگرچہ مانع حیض گولیاں قدیم زمانہ میں نہ تھیں لیکن ان کی وجہ سے مسائل میں کوئی فرق نہیں آتا، بلکہ ماہواری میں اگر رکاوٹ ہوجائے یعنی عادت کے دنوں میں خون شروع ہوا، چاہے اس میں جو تاخیر واقع ہوئی وہ کچھ دنوں کی ہے یا مہینوں کی، اور چاہے یہ رکاوٹ حمل کی وجہ سے ہو یا کسی بیماری کی وجہ سے یا کسی دوا یا گولی کی وجہ سے، چاہے وہ دوا یا گولی ماہواری روکنے کی نیت سے کھائی یا نیت نہ ہو ہر صورت میں عورت جب تک حیض نہ

دیکھے وہ پاک ہے، کیونکہ کتبِ فقہ میں ہے کہ اکثر طہر کی کوئی حد نہیں۔

(منھل الواردین: صفحہ 79 مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور)

لہٰذا ان دنوں میں بھی اس پر نماز فرض ہے، روزہ رکھ سکتی ہے، مسجد میں جا سکتی ہے، حج وعمرہ کا طواف کر سکتی ہے۔

نوٹ: خون شروع نہ ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ سرخ رنگ کا خون نہ آئے بلکہ حیض آنے کی تاریخوں میں سرخ، سبز، پیلا، کالا، گدلا، مٹیالا، غرض خالص سفید رنگ کے علاوہ جس رنگ کا مواد آئے وہ حیض ہی شمار ہوگا، بہارشریعت میں ہے کہ "دس دن کے اندر رطوبت میں ذرا بھی میلا پن ہے تو وہ حیض ہے۔"

(بہارشریعت: جزءدوم صفحہ 55 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

(ب) دوائی یا گولیاں کھانے کے باوجود حیض شروع ہو جائے اور عادت کے دن پورے ہونے کے بعد رُکے تو ایسی صورت میں عورت اپنی عادت کے مطابق پاک ہوگی۔ دوران حیض عمرہ اور حج کا طواف نہیں کرے گی، اور حج کے افعال پورے ادا کرے گی، جیسا کہ اس کا حوالہ دوسرے مقام پر دیا گیا ہے۔

طہر مُتَخَلِّل کا بیان

بالغہ عورت اگر ایک دفعہ خون دیکھے، پھر خون رک جائے پھر اس کے بعد خون نظر آئے اور ان ہر دو خون کے درمیان کا فاصلہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ہو تو اگر پہلا اور پچھلا خون تین دن یا اس سے زیادہ ہے تو ان دونوں خون کو حیض شمار کریں گے اور بیچ

والے دن طہر شمار ہونگے یعنی ان دنوں میں نماز، روزہ جائز ہے اوراسی طرح طواف کعبہ بھی جائز ہے۔اور اگر تین دن سے کم خون آیا پھر پندرہ دن یا اس سے زیادہ وقفہ سے خون آیا تو پہلا خون حیض شمار نہ ہوگا بلکہ استحاضہ کہلائے گا، عورت اگر ایک دفعہ خون دیکھے جو دو دن تھا یا تین دن لیکن عادت کے ایام سے کم تھا پھر خون رک گیا لیکن پورے پندرہ دن سے کم رکا ہے تو اسے خون کا ''**اِسْتِمْرَارِ مُنْفَصِل**'' کہتے ہیں اور اسی کا دوسرا نام ''**طُهرِ مُتَخَلِّلُ**'' ہے۔

اور اس کے احکام یہ ہیں۔

(1) دو حیضوں کے درمیان خون کا رکنا تین دن سے کم ہو تو اُس رک جانے کے وقفہ کو حیض قرار دینگے، علمائے حنفیہ کا اس پر اتفاق ہے۔ (بشرطیکہ حیض کے پورے ایام کا خون پہلے نہ گزر چکا ہو، ورنہ پھر پندرہ دن تک طہر ہوگا، اگر پہلے خون آ گیا تو استحاضہ شمار ہوگا۔)

(2) اور اگر وہ انقطاع (رکاوٹ یعنی طہر متخلل) پندرہ دن سے کم ہو مگر تین دن ہو یا اس سے قدرے زیادہ ہو تو اس طہر کو بھی خون کے حکم میں قرار دینگے، پھر خون کے پہلے دن سے لے کر جتنے دن تک حیض بن سکتا ہے یعنی اگر وہ پہلی بار ہے یا اس کی کوئی عادت مقررہ نہیں تو دس دن، ورنہ جتنے دن عادت کے ہوں اس ابتدائی خون اور طہر متخلل کے ایام ملا کر اُنہیں قرار دیں گے اور باقی تمام دن استحاضہ کے شمار ہونگے، چاہے ان میں خون آئے یا نہ آئے یعنی حیض اور طہر متخلل

کے ان دنوں میں جنہیں حکماً حیض قرار دیا گیا وہ تمام چیزیں منع رہیں گی جو حیض میں شرعاً منع ہیں اور استحاضہ کے دنوں میں منع نہیں ہوں گی یہ قول امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور کثیر متاخرین علماء نے آسانی کے لئے اسی پر فتویٰ دیا ہے، کہا گیا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا آخری قول بھی یہی ہے۔

(ملخصاً: ردالمحتار: جلد اول صفحہ 212 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ) (بدائع الصنائع: جلد اول صفحہ 43 مطبوعہ ایچ ایم سعید کراچی)
(ہدایہ: جزء اول صفحہ 66 مطبوعہ شرکۃ علمیہ ملتان)

(3) جب کوئی عورت تین دن سے کم خون دیکھتی ہے اور وہ ایام اس کی عادت کے دنوں سے ہیں یا پہلی بار اس کو خون شروع ہو رہا ہے (اگر چہ اب اس کے بعد ممکن ہے کہ طہر کی اکثر مدت کے پورا ہونے سے پہلے یا حیض کی اکثر مدت کے پورا ہونے سے پہلے اُسے پھر خون آجائے) تو وہ انتظار نہیں کرے گی، بلکہ نماز روزہ ادا کرتی رہے گی، اور اگر تین دن مکمل خون آچکا اور یہ خون پہلی بار تھا یا اس کی عادت اس سے زیادہ تھی، پھر خون رک گیا اب ممکن تو ہے کہ پھر خون آجائے تو اس صورت میں اگر خون رکنے کے بعد کسی نماز کا وقت اتنا باقی ہے کہ وہ غسل کر کے تکبیر تحریمہ کہہ سکتی ہے، تو اس پر نماز واجب اور اگر وہ رات ایسے دن کی ہے جس میں روزہ فرض یا واجب ہے تو اس پر روزہ رکھنا بھی ضروری ہوگا، یہ احتیاط کی ایک طرف ہے، اور دوسری طرف یہ ہے کہ خاوند اس کے قریب نہ جائے گا جب تک اس (عادت والی) کی عادت پوری نہ ہو جائے مثلاً اس کی عادت دس دن کی تھی پھر اس کو تین دن خون آیا پھر اس کے بعد چھ دن منقطع رہا تو اس کا خاوند اس کے

قریب نہیں جاسکتا جب تک ساتواں دن گزر کردس دن پورے نہ ہو جائیں، پھر اگر وہ مطلقہ تھی اور یہ حیض عدت کا تیسرا حیض تھا تو اب خاوند کو ان چھ دنوں میں بھی رجوع کرنے کا حق نہیں رہتا، لیکن وہ کسی دوسرے سے شادی نہیں کر سکے گی، جب تک ساتواں دن گزر کر دس دن پورے نہ ہو جائیں، کیونکہ اس میں احتیاط کا دوسرا پہلو یہی ہے۔

پھر اگر اس دو دن والی یا تین دن والی کو عادت کے دنوں میں دوبارہ خون آ گیا تو اس کی نمازیں اور روزے باطل ہو گئے اور وہ روزے کی قضا کرے گی۔

ایک بات اور ہے کہ جس کا تین دن بعد خون رکا ہے وہ انقطاعی ایام میں پہلی بار بغیر غسل کیے نماز نہیں پڑھ سکے گی، جب کہ خون عادت سے پہلے رکا ہو، اور جس کا تین دن سے پہلے رکا ہے وہ صرف وضو کر کے نماز پڑھ سکے گی۔

(4) اب یہ کہ طواف کر سکتی ہے یا نہیں تو اس بارے میں کوئی تصریح نظر سے نہیں گزری، قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ دو دن والی وضو کر کے اور تین دن والی غسل کر کے طواف کرنا چاہے تو کر لے لیکن احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ وہ عادت کے دن گزرنے کا انتظار کرے۔ اور اس دوران نہ مسجد میں جائے، نہ طواف کرے پھر اگر وہ مسجد میں چلی گئی اور طواف کر لیا، اس کے بعد اگر پندرہ دن اسے خون نہیں آیا یا پندرہ دن سے پہلے آیا لیکن دس دن گزار کر آیا یا دس دن سے بھی پہلے آیا اور اس کی عادت کے دن گزار کر آیا تو ان صورتوں میں اس کا طواف ادا ہو گیا، اور اگر

عادت کے دنوں کے اندر آگیا یا دوسرے قول پر دسویں دن تک (یعنی پہلے) خون آگیا، تو اس کا طواف باطل ہوگیا، پھر اگر اس نے احرام کھول لیا تھا، تو اس پر عمرہ توڑنے کی وجہ سے بطور سزا ایک قربانی بھی لازم ہوگی اور اگر اس نے احرام نہیں کھولا تو اسی احرام سے دوبارہ عمرہ کرے گی، لیکن پہلے جو حالت حیض میں کعبہ کا طواف کیا اس پر دم واجب ہوگا، یعنی قربانی دینا ہوگی اگر چہ خطا کی وجہ سے گناہ نہ ہوگا۔ (ارشاد الساری الی مناسک الملا علی قاری: صفحہ 200 مطبوعہ بیروت)

(وَهِيَ حَاشِيَةٌ عَلٰى شَرْحِ الْعَلَّامَةِ الْمُلَّا عَلِيِّ الْقَارِي الْحَنَفِيِّ ''الْمَسْلَكُ الْمُتَقَسِّطُ فِي الْمَنْسِكِ الْمُتَوَسِّطِ عَلٰى لُبَابِ الْمَنَاسِكِ'' لِلْإِمَامِ السِّنْدِيْ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ مُصَنِّفُهٗ عَلَّامَهْ حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ عَبْدِ الْغَنِيِّ الْمَكِّيِّ الْحَنَفِيِّ)

تمتع یا قران کی صورت میں عمرہ کی ادائیگی سے پہلے حائضہ ہوجانا

عورت نے تمتع کیا یا حج قران کا احرام باندھا اور ابھی عمرہ کا طواف نہ کیا تھا کہ حیض شروع ہوگیا پھر وہ اتنا لمبا ہوا کہ نویں کے دن حج کا وقت شروع ہونے سے پہلے بھی ختم نہیں سکتا تو ایسی صورت میں عورت بالوں کو کنگھا کر کے احرام توڑ دے۔ اور پھر حج کا نیا احرام باندھ لے، پھر حج سے فارغ ہوکر عمرہ کا احرام

باندھ کراس عمرہ کی قضادے گی، یہ حنفیہ کا مذہب ہے۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ: جلد پنجم صفحہ 306 مطبوعہ امدادیہ ملتان)

کیونکہ عمرہ کو چھوڑنا عذر کی وجہ سے ہے اور یہ عذر خالق کی طرف سے ہے، اس لئے عورت پر دم لازم نہ ہوگا۔ (عامہ کتب)

روزہ کی حالت میں بچہ پیدا ہونا

آدھے سے زیادہ بچہ پیدا ہو جائے (روزہ کی حالت میں) تو پھر نفاس شروع ہوگا اور نفاس شروع ہوگا تو روزہ ٹوٹے گا، اگر آدھا یا آدھے سے کم بچہ روزے کی حالت میں اور باقی غروبِ آفتاب کے بعد پیدا ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (بہار شریعت: جزء دوم صفحہ 60 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

روزہ کی حالت میں حیض آنا

اگر روزے کی حالت میں حیض شروع ہو جائے چاہے آخری گھنٹہ میں بھی ہو، تو روزہ ٹوٹ جائے گا مگر روزہ داروں کی طرح رہنا ضروری ہے اور اس روزے کی قضا بھی ہوگی۔ (فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 213 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ)

پاک ہونے کے بعد بغیر غسل کئے روزہ رکھنا

اگر پاک ہوگئی (صبح صادق سے پہلے) مگر غسل کرنے سے پہلے روزہ کی نیت کرلی تو روزہ ہو جائے گا۔ (شرح وقایہ اولین صفحہ 129 مطبوعہ فاروقی لاہور)

رمضان میں ختم سحری کے وقت پاک ہونا

رمضان شریف کی رات میں طلوعِ فجر کے وقت سے تھوڑا پہلے حائضہ کے دس دن پورے ہورہے ہیں یا نفاس والی کے چالیس دن پورے ہورہے ہیں۔تو اس دن کا روزہ فرض ہے۔جب کہ اتنا وقت باقی ہو کہ وہ اپنی زبان سے صرف اللہ کہہ سکتی ہو اگرچہ اکبر بھی ساتھ نہ ملا سکے ایسی صورت میں وہ روزے کی نیت کرلے گی اور بعد میں غسل کرلے گی اور اگر دس دن کے بعد بھی خون جاری رہا تو بھی اُس پر نماز فرض ہوجائے گی اور روزہ بھی فرض ہوجائے گا۔

اور اگر حائضہ دس دن سے پہلے اور نفاس والی چالیس دن سے پہلے پاک ہوئی تو اس کے لئے یہ ہے کہ اگر اتنا وقت باقی ہے کہ صبح صادق ہونے سے پہلے غسل کرنے کے بعد اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو اس دن کا روزہ فرض ہے ورنہ نہیں۔

(منھل الواردین: صفحہ 91 مطبوعہ لاہور) (بہار شریعت: جزء دوم صفحہ 60 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

صبح صادق کے بعد پاک ہونا

اگر صبح صادق ہوگئی پھر خون بند ہوتا ہے تو اس دن کا روزہ نہیں رکھا جاسکتا۔

(منھل الواردین: صفحہ 91 مطبوعہ لاہور)

غسل سے کیا مراد ہے؟

جہاں جہاں غسل کا ذکر ہے اس سے ہماری مراد صابن شیمپو سے نہانا

نہیں صرف غسل فرض ہے اس کا طریقہ آگے ذکر کیا جائے گا اور مقدماتِ غسل یعنی کپڑے اتارنا، پردے والی جگہ جانا وغیرہ بھی غسل میں داخل ہیں۔

(منہل الواردین: صفحہ 92 مطبوعہ لاہور)

اگر پانی کا استعمال مضر ہو

اگر پانی کا استعمال مضر صحت یقینی ہو اور پھر اگر وضو وغیرہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ تو تیمّم کیا جا سکتا ہے۔ (قرآن پاک)

ناپاک عورت کا جھوٹا

حائضہ اور نفاس والی عورت کا جھوٹا، لعاب اور جسم اس وجہ سے ناپاک نہیں ہوتا۔ اسی طرح چلے میں عورت کو زچہ خانے سے نکلنا جائز ہے اس کے ساتھ کھانے یا اس کا جھوٹا کھانے میں کچھ حرج نہیں۔ بعض جگہوں پر ان کے برتن الگ کر دئے جاتے ہیں۔ بلکہ ان برتنوں کو مثل پلید برتنوں کی طرح سمجھا جاتا ہے یہ بے اصل بات ہے اس کی کوئی وقعت نہیں۔

(بہار شریعت: جزء2 صفحہ 61 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

کیا پورے سات دن حیض کے ہوتے ہیں

بعض خواتین یہ کہتی ہیں کہ سات دن کی ناپاکی ہوتی ہے جب کہ خون بند ہو چکا ہوتا ہے یہ بھی بے اصل بات ہے۔ جو نمازیں اس وجہ سے چھوڑیں ان کی

قضادیں اور آئندہ اس فعل سے توبہ کریں، ہر عورت کے لئے اپنی اپنی عادت ہوتی ہے۔حیض کی کم از کم مدت تین دن رات ہے۔یعنی بہتر (72) گھنٹے۔

''منھل الواردین شرح ذخر المتاٰھلین'' صفحہ 76 مطبوعہ لاہور پر ہے ''اَقَلُّ الْحَیْضِ ثَلَاثَةُ اَیَّامٍ وَلَیَالِیْهَا اَعْنِیْ اِثْنَیْنِ وَسَبْعِیْنَ سَاعَةً بِالسَّاعَاتِ الْفَلَکِیَّةِ''

تو اس سے ثابت ہوا کہ حیض کے سات دن پورے ہونا ضروری نہیں، اس سے کم بھی ہو سکتے ہیں۔

اور اسی کتاب کے صفحہ 72 پر ہے۔

''وَاَکْثَرُهٗ عَشَرَةٌ کَذٰلِكَ'' زیادہ سے زیادہ حیض دس دن ہوتا ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سات سے زیادہ دن بھی ہو سکتے ہیں جس وقت خون رک جائے اسی وقت غسل ضروری ہے اور اگر غسل نہیں کیا اور نمازیں نہ پڑھیں تو وہ نمازیں اس کے ذمہ قرض ہیں۔

''مِنْهَلُ الْوَارِدِیْنَ شَرْحُ ذُخْرِ الْمُتَاَهِّلِیْنَ'' میں ہے۔

''وَلَوْ وَضَعَتِ الْکُرْسُفَ فِی اللَّیْلِ وَهِیَ حَائِضَةٌ اَوْ نُفَسَاءُ فَنَظَرَتْ فِی الصَّبَاحِ فَرَأَتْ عَلَیْهِ الْبَیَاضَ حُکِمَ بِطَهَارَتِهَا مِنْ حِیْنَ وَضَعَتْ فَعَلَیْهَا قَضَاءُ الْعِشَاءِ''

عورت نے پھایا اپنے اندر رکھا اور سو گئی فجر کی نماز کے وقت پھایا دیکھا تو وہ سفید تھا تو جس وقت سے رکھا وہ اسی وقت سے پاک ہے چونکہ وقت عشاء کا تھا لہٰذا عشاء کی نماز قضا کرے گی۔ (منھل الواردین: صفحہ 85 مطبوعہ لاہور)

عیدگاہ اور قبرستان جانا

عیدگاہ جانا اور زیارت قبور ایسی خواتین کے لئے جائز ہے (جب کہ عید مسجد میں نہ پڑھی جارہی ہو اور جب قبور پر قرآن پاک نہ پڑھیں) قبروں کی زیارت عورتوں کے لئے بالاتفاق جائز ہے لیکن اِس کام کے لئے گھر سے نکلنا جائز نہیں ہاں کسی اور جائز کام کے لئے گھر سے نکلے تو پھر راستے میں آنے والی قبروں کی زیارت کرسکتی ہے۔ (منھل الواردین: صفحہ 113 مطبوعہ لاہور)

(فتاویٰ عالمگیری: جلداول صفحہ 38 مطبوعہ کوئٹہ)

عورت قبور صالحین کی نیت سے گھر سے نکلی تو بعض علماء منع فرماتے ہیں اور بعض جواز کی طرف گئے، لیکن جو منع کے قائل ہیں اُن کے محققین بھی یہ کہتے ہیں کہ عورت کا گھر سے باہر نکلنا کسی اور صحیح وجہ سے ہو تو پھر زیارت کرسکتی ہے۔

جیسا کہ ''فتاویٰ رضویہ: جلد چہارم صفحہ 175 مطبوعہ سنی دارالاشاعت لائل پور'' اور طبع جدید فتاویٰ رضویہ: جلد 9 صفحہ 562 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور میں ہے۔

''اگر قبر گھر میں ہو یا عورت مثلاً حج یا کسی سفر جائز کو گئی، راہ میں کوئی قبر ملی اس کی زیارت کرلی بشرطیکہ جزع وفزع تجدید حزن وبکاوافراط وتفریط ادب وغیرھا منکراتِ شرعیہ سے خالی ہو (جائز ہے) کشف بزدوی میں جن روایات سے صحت رخصت پر استناد فرمایا اُن کا مفاد اسی قدر ہے۔'' حَیْثُ قَالَ وَالْاَصَحُّ اَنَّ

الرُّخصَۃَ ثَابِتَۃٌ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ جَمِیعًا فَقَدْ رُوِیَ اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا کَانَتْ تَزُوْرُ قَبرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِی کُلِّ وَقْتٍ وَاِنَّھَا لَمَّا خَرَجَتْ حَاجَۃً زَارَتْ قَبرَ اَخِیھَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ “ بحرالرائق، عالمگیری و جامع الرموز ومختار الفتاویٰ وکشف الغطا وسراجیہ ودرمختار وفتح المنان کی عبارتیں جن سے تصحیح المسائل میں استناد کیا ہمارے خلاف نہیں۔ ہاں مائۃ مسائل (مصنفہ مولوی محمد اسحٰق دہلوی) پرردہیں جس میں مطلق کہا تھا ”زنان راز یارتِ قبور بقولِ اصح مکروہ تحریمی است“ (فتاویٰ رضویہ)

یعنی امام بزدوی کی کشف الاسرار کا مطلب یہ ہے کہ عورت کے لئے زیارتِ قبر جائز مگر سفر کرنا صرف اِسی نیت سے (سوائے روضۂ اقدس کے) ممنوع، عبارت کا ترجمہ یہ ہے ”اصح یہ ہے کہ زیارتِ قبور کی رخصت مردوں اور عورتوں سب کے لئے ثابت ہے۔ روایت میں آیا ہے کہ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک کی ہر وقت زیارت فرمایا کرتی تھیں اور جب وہ حج کے سفر پر گئیں تو اپنے بھائی عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے مزار شریف کی بھی زیارت کی“

(اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) فقہ کی دیگر کتب بحرالرائق، عالمگیری، جامع الرموز، مختار الفتاویٰ، کشف الغطاء، سراجیہ، درمختار فتح المنان (جن میں عورتوں کو زیارت قبور کی رخصت آئی) جن سے (رسالہ مبارکہ) تصحیح المسائل

میں دلیل لائے ہمارے خلاف نہیں بلکہ کتاب مائۃ مسائل (مصنفہ شاہ محمد اسحٰق دہلوی) کا رد کرتی ہیں کہ اس نے مطلق لکھا کہ ''عورتوں کو زیارت قبور بقول اصح مکروہ تحریمی ہے'' (یعنی اعلیٰ حضرت کا مطلب یہ ہے کہ ہم زیارت کو منع نہیں کرتے، خروج بقصد زیارت کو منع کرتے ہیں۔)

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ مصنفہ علامہ ملا علی قاری حنفی میں ہے۔

''قَالَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ رَأَیْ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ هٰذَا (لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ) کَانَ قَبْلَ اَنْ یُّرَخِّصَ فِیْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ عَمَّتِ الرُّخْصَةُ لَهُنَّ فِیْهِ''

کتاب شرح السنۃ میں لکھا ہے کہ بعض علماء اس حدیث کو جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آئی ہے کہ آپ نے قبروں کی بار بار زیارت کرنے والیوں پر لعنت فرمائی، یہ حدیث آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیارت قبور کے لئے رخصت دینے سے پہلے کی ہے پھر جب آپ نے رخصت عطا فرمائی تو اس بارے میں عورتوں کے لئے بھی رخصت بالعموم ثابت ہو گئی۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ: جلد 4 صفحہ 112 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

اور اسی میں ہے۔ ''قَالَ النَّوَوِیْ وَاَجْمَعُوْا اَنَّ زِیَارَتَهَا سُنَّةٌ لَّهُمْ وَهَلْ تُکْرَهُ لِلنِّسَآءِ وَجْهَانِ قَطَعَ الْاَکْثَرُوْنَ بِالْکَرَاهَةِ وَمِنْهُمْ مَّنْ قَالَ لَا یُکْرَهُ اِذَا اَمِنَتِ الْفِتْنَةَ''

علامہ نووی شافعی نے فرمایا علماء کا اجماع ہے کہ زیارت قبور مردوں کے لئے سنت ہے اور کیا عورتوں کے لئے مکروہ ہے؟ اس میں دو قول ہیں اکثر مکروہ ہونے پر جزم کرتے ہیں اور کچھ علماء وہ ہیں جنہوں نے کہا عورت جب فتنے سے بے خوف ہو تو اس کے لئے زیارت قبور مکروہ نہیں۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ: جلد 4 صفحہ 112 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

علاّمہ ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں کہ

حدیث ''میں نے تمہیں زیارت قبور سے روکا تھا تو اَب قبروں کی زیارت کیا کرو'' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانِ اقدس امام ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور اس میں ہے کہ ''یہ زیارت دنیا کی محبت کم کرتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے''۔

اس طرح کی حدیث کو (امام) حاکم نے بسند صحیح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور اس میں یہ ہے کہ ''یہ زیارت دل کو نرم کرتی ہے، آنکھوں سے آنسو لاتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے اور تم غلط بات منہ سے نہ نکالا کرو''۔

حاکم کی ایک اور روایت میں ہے کہ ''یہ زیارت تمہیں موت کی یاد دلاتی ہے'' اور طبرانی نے اسی طرح کی حدیث اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے بسند حسن روایت کی اور اس میں ہے کہ ''میں نے تمہیں زیارت قبور سے روکا تھا اَب اُن کی زیارت کیا کرو کیونکہ اس میں تمہارے لئے عبرت ہے''۔

(علامہ علی قاری فرماتے ہیں کہ) ان احادیث میں جو مقاصد بیان کیے گئے ہیں وہ اِس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ عورتیں اِس زیارت کے حکم میں مردوں کی طرح ہیں بشرطیکہ وہ ان شرائط کے ساتھ زیارت کرنے جائیں جو اُن کے حق میں معتبر ہیں۔

اِس مؤقف کی تائید ایک حدیث سے ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر پر بیٹھ کر رو پیٹ رہی تھی تو آپ نے اُسے صبر کا حکم دیا اور اُسے زیارت سے نہیں روکا۔

رہی حدیث ''لَعَنَ اللّٰهُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ'' فَمَحْمُوْلٌ عَلٰى زِيَارَتِهِنَّ لِمُحَرَّمٍ كَالنُّوْحِ وَغَيْرِهٖ مِمَّا اعْتَدْنَهٗ'' اِس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب وہ کسی حرام کام کے لئے قبروں کی زیارت کرنے جائیں جیسے بین کرنا ہوا اور اس کی مانند دیگر کام جن کی عادت عورتوں کو ہو۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ: جلد 4 صفحہ 112 مطبوعہ ملتان)

اور در مختار میں ہے۔

''لَابَأْسَ بِزِيَارَةِ الْقُبُوْرِ وَلَوْ لِلنِّسَآءِ''

یعنی زیارتِ قبور میں کوئی حرج نہیں اگرچہ عورتوں کے لئے بھی ہو۔

اس پر علّامہ شامی حنفی نے ردالمحتار میں لکھا۔

''قَوْلُهٗ (وَلَوْ لِلنِّسَآءِ) وَقِيْلَ تَحْرُمُ عَلَيْهِنَّ وَالْاَصَحُّ اَنَّ الرُّخْصَةَ ثَابِتَةٌ لَهُنَّ [بحر]'' یعنی کہا گیا ہے کہ زیارت قبور عورتوں پر حرام ہے

حالانکہ اَصح یہ ہے کہ رخصت اُن کے لئے ثابت ہے۔

(بحر الرائق) (رد المحتار: جلد اول صفحہ 665 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ)

اور اسی میں ہے ''علامہ خیر الدین رملی (حنفی) نے فرمایا اگر عورتوں کا قبروں کی زیارت کو جانا غم اور دکھ کو تازہ کرنے کے لئے اور نئے سرے سے رونے پیٹنے کے لئے ہو جیسا کہ اُن کی عادت ہوتی ہے تو یہ جائز نہیں اور اسی پر حدیث ''لَعَنَ اللّٰہُ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ '' کو محمول کیا گیا اور اگر عورتوں کا وہاں جانا آخرت کے سوچ اور اموات پر رحمت کی دعا کے لئے ہو بغیر زور زور سے رونے کے اور ان کا جانا اولیاء کرام کی قبروں کی زیارت سے برکت حاصل کرنے کی غرض سے ہو، تو کوئی حرج نہیں جب کہ وہ بوڑھی عورتیں ہوں اور مکروہ ہے جبکہ وہ نوجوان ہوں جیسا کہ مسجدوں میں جماعت کے لئے ان کا حکم ہے۔ علامہ شامی فرماتے ہیں کہ یہ بات علماء کے مختلف اقوال کی اچھی تطبیق ہے۔''

(رد المحتار علی در مختار: جلد اول صفحہ 665 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ)

نفاس

نفاس کا اطلاق کب سے؟

نفاس کا اطلاق اس وقت سے ہوگا جب آدھے سے زیادہ بچہ باہر آجائے اس سے پہلے جتنا خون ہو وہ نفاس نہیں، البتہ اس پر استحاضہ کے احکام لاگو ہونگے۔ (فتاویٰ عالمگیری: جلد اول صفحہ 37 مطبوعہ کوئٹہ)

نفاس کے کتنے دن ہو سکتے ہیں

نفاس میں کم از کم کوئی شرعی مدت مقرر نہیں اگر آدھے سے زیادہ بچہ پیدا ہونے کے بعد ایک منٹ بھی خون آیا تو صرف وہی نفاس ہے اور زیادہ سے زیادہ اس کے چالیس دن رات ہیں، اس سے اوپر اگر خون آئے تو وہ نفاس نہیں اور چالیس دن رات پورے ہوتے ہی عورت پاک ہے غسل کرلے۔

(منہل الواردین: صفحہ 77 مطبوعہ لاہور)

مدتِ عادت سے پہلے نفاس رک جانا

اگر سابقہ عادت کی مدت سے پہلے نفاس رک جائے تو اس سلسلے میں بھی وہی حکم ہے جو حیض کا ہے کہ نماز کے آخری وقت تک انتظار کرے اگر واقعی پاک ہوگئی ہے تو غسل کرلے اور نماز شروع کردے۔

(بہار شریعت: جزء دوم صفحہ 60 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

نفاس سے پاک ہو جانے کے بعد دوبارہ خون آجانا

اگر ابھی چلہ پورا نہیں ہوا تھا اور عورت پہلے پاک ہو کر غسل بھی کر چکی پھر دوبارہ خون شروع ہو گیا تو نفاس ہی شمار ہو گا جب تک چالیس دن مکمل نہ ہو جائیں۔

چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں آیا تو سب ہی نفاس ہے چاہے

پندرہ دن کا بھی فاصلہ ہو جائے۔ (عند ابی حنیفہ)

(فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 209، 212 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ) (بہار شریعت جزء دوم صفحہ 59 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

اور اگر پہلے دن تھوڑا سا خون آیا اور چالیسویں دن بھی تھوڑا سا تو بھی چالیس کے چالیس دن نفاس کے ہیں۔ (منہل الواردین صفحہ 79 مطبوعہ لاہور)

کیا نفاس میں پورے چالیس دن ناپاکی کے ہوتے ہیں

اکثر عورتوں میں رواج ہے کہ جب تک چلہ پورا نہ اگرچہ خون نفاس ختم ہو گیا ہو نہ نماز پڑھتی ہیں، نہ اپنے کو اس قابل جانتی ہیں، یہ بھی غلط بات ہے۔ بلکہ جس وقت خون ختم ہو اُسی وقت سے نہا کر نماز شروع کر دیں۔

فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 220 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ میں ہے ”لَیْسَ فِیْ اَقَلِّہٖ حَدٌّ“، یعنی کم سے کم نفاس کی کوئی حد نہیں۔

حمل ساقط ہونا

اگر حمل ساقط ہوا اور بچے کی کچھ صورت بن چکی ہے جیسے انگلیاں ناخن یا بال وغیرہ تو عورت نفاس والی شمار ہو گی اور نفاس کی طرح دن گنے جائیں گے۔

(فتاویٰ عالمگیری: جلد اول صفحہ 37 مطبوعہ کوئٹہ)

صورت بننے سے پہلے حمل ساقط ہونا

اگر صورت بننے سے پہلے حمل ساقط ہوا تو اس صورت میں عورت صرف

حائضہ ہی شمار ہوگی اور دنوں کی گنتی حیض کے دنوں کے مطابق کی جائے گی اگر اس سے زیادہ ہوں تو استحاضہ شمار ہوگا۔ (فتاویٰ عالمگیری: جلد اول صفحہ 37 مطبوعہ کوئٹہ)

پندرہ دن سے بھی کم کا حمل ساقط ہونا

اگر اس سے پہلے حیض کے آخری دن کو ابھی پندرہ دن نہیں ہوئے تھے تو نہ حیض ہے اور نہ ہی نفاس بلکہ محض استحاضہ ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری: جلد اول صفحہ 37 مطبوعہ کوئٹہ)

اور اگر پندرہ دن تو گزر چکے لیکن خون تین دن رات سے کم رہا تو پھر بھی صرف استحاضہ شمار ہوگا۔ (فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 222 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ)

کتنے دنوں تک بچے کی شکل بننا شروع ہوتی ہے

ایک سو بیس (120) دن کے بعد (چار مہینہ) شکل بننا شروع ہوتی ہے اس کے بعد کے اسقاط کے لئے نفاس ثابت ہے۔ (در مختار: جلد اول صفحہ 221 مطبوعہ کوئٹہ)

معلوم نہ ہو کہ بچے کی صورت بنی ہے یا نہیں

کسی عورت کا حمل ساقط ہوا اور معلوم نہیں کہ بعض اعضاء کی خلقت ظاہر ہوئی یا نہیں یا حمل کے دن بھول گئی۔ تو ایسی عورت اپنے حیض کے یقینی دنوں میں نماز وغیرہ چھوڑ دے اور باقی دنوں میں غسل کر کے نماز ادا کرے معذور کی طرح۔

(فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 222 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ)

آپریشن سے بچہ پیدا ہونا

آپریشن سے بچہ پیدا ہونے کے بعد اگر خون نفاس آئے تو وہ نفاس ہی شمار ہوگا لیکن پیٹ کے زخم سے جو خون نکلے وہ صرف زخم والا خون شمار ہوگا اور اس (پیٹ کے زخم سے نکلنے والے خون) پر صرف زخم کے احکام لاگو ہونگے۔

(منهل الواردین: صفحہ 82 مطبوعہ لاہور)

پیدائش سے پہلے خون آنا

بچے کی پیدائش سے پہلے اگر خون آئے تو وہ نفاس نہیں، نفاس اس وقت شمار ہوگا جب آدھے سے زیادہ بچہ باہر آجائے۔ (آپریشن کے بعد بھی نفاس اس وقت شمار ہوگا جب آدھے سے زیادہ بچہ نکال لیا جائے اس سے پہلے نہیں) بچہ کی پیدائش (آدھے سے زیادہ نکلنے) سے پہلے اگر خون جاری ہو تو نماز فرض ہے اور روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 209 مطبوعہ کوئٹہ)

نماز میں بچہ پیدا ہونا

اگر نماز کی حالت میں بچہ پیدا ہو تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ (اور یہ اس وقت ہوگا جب آدھے سے زیادہ بچہ باہر آجائے اس سے پہلے نہیں) پھر اگر فرض یا واجب (وتر) تھے تو معاف ہیں اور سنت یا نفل تھی تو پاک ہونے کے بعد قضاء ضروری ہے۔ (شرح وقایہ: اولین صفحہ 129 مطبوعہ لاہور)

بچے کی پیدائش کے بعد خون نہ آنا

اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد بالکل ہی خون نہ آئے تو عورت اسی وقت سے پاک ہے (نفاس والی نہیں ہے) لیکن صرف بچہ کی پیدائش سے بھی غسل واجب ہے چاہے خون نہ بھی آئے۔ (منھل الواردین: صفحہ 82 مطبوعہ لاہور)

آدھے سے زیادہ بچہ پیدا ہونے سے قبل نماز

بچہ ابھی آدھے سے زیادہ پیدا نہیں ہوا اور نماز کا وقت جارہا ہے اور یہ گمان غالب ہے کہ آدھے سے زیادہ بچہ باہر آنے سے پہلے نماز کا وقت ختم ہوجائے گا تو اس وقت کی نماز پڑھ سکتی ہو تو جس طرح ممکن ہو پڑھے، اگر قیام رکوع سجود نہ کر سکے، اشارے سے پڑھے اگر وضو نہ کر سکے، تیمم کر کے پڑھے، تاہم اگر نہ پڑھی اور وقت نکل گیا، تو بعد میں قضا ضروری ہے۔ لیکن جس نماز کے وقت میں بچہ آدھے سے زیادہ باہر آجائے وہ نماز معاف ہے۔

(بہار شریعت: جزء دوم صفحہ 51 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

جڑواں بچے ہونا

اگر کسی کے جڑواں بچے پیدا ہوں تو نفاس کی مدت پہلے بچے سے شمار ہوگی۔ چاہے دوسرا بچہ چھٹے مہینہ پیدا ہو اور اگر دوسرا بچہ پہلے کے بعد چالیس دن کے اندر پیدا ہو تو صرف چالیس دن ہی نفاس کے شمار ہونگے۔ اگر کسی کے تین

جڑواں بچے پیدا ہوں تو پہلے اور دوسرے میں چھ ماہ سے کم فاصلہ ہو اور دوسرے اور تیسرے میں بھی چھ ماہ سے کم فاصلہ ہو تو بھی پہلے بچے سے نفاس کا شمار ہوگا۔

اور جڑواں بچے وہ شمار ہونگے جن کے درمیان چھ ماہ سے کم فاصلہ ہو۔

ان صورتوں میں صرف پہلے بچے کے بعد چالیس دن نفاس شمار ہوگا اس کے بعد استحاضہ ہوگا، خواہ کئی بچے بالفرض پیدا ہوں جب کہ ہر بچے کے درمیان کا فاصلہ چھ ماہ سے کم ہو لیکن اگر دوسرا بچہ پہلے سے پورے چھ ماہ گزر جانے کے بعد پیدا ہوا تو وہ علیحدہ حمل شمار ہوگا اور اس کے بعد علیحدہ نفاس شمار ہوگا۔

(فتاوٰی عالمگیری: جلد اول صفحہ 37 مطبوعہ کوئٹہ) (بہار شریعت: جزء دوم: صفحہ 85 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

نفاس کے ختم ہونے کے بعد پندرہ دن سے پہلے دوبارہ خون آنا

نفاس کے ختم ہونے کے پندرہ دن بعد دوبارہ خون شروع ہو جائے اور ابھی چلہ کے دن باقی ہیں تو وہ نفاس ہے اور چالیس دن سے پاک ہونے کے بعد پندرہ دن سے پہلے پھر خون شروع ہو تو وہ نہ تو نفاس اور نہ ہی حیض ہے بلکہ صرف استحاضہ ہے۔ مثلاً پہلے دس دن خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی چھبیسویں، ستائیسویں دن دوبارہ شروع ہو گیا تو سارا نفاس ہی ہے اور اگر چلہ کے دن گزر چکے ہیں تو جب تک پاک ہونے والی تاریخ جو عادت کی ہو اس کے بعد پندرہ دن اور نہ گزر جائیں۔ یہ خون صرف استحاضہ ہی ہے اور چالیس دن سے پاک ہوئی تو

پچپن (55) دن کے بعد یعنی پندرہ دن پاکی کے گزار کر اگر خون آئے تو اب وہ حیض شمار ہوگا۔ (بہار شریعت: جز دوم صفحہ 59،55 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

(فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 212 مطبوعہ کوئٹہ)

خلاصہ یہ کہ اگر نفاس چالیس دن پر ختم ہوا پھر پندرہ دن سے پہلے دوبارہ خون شروع ہوگیا تو وہ استحاضہ ہے (حیض یا نفاس نہیں) اور اگر نفاس کے ختم ہونے کی عادت چالیس سے کم کی ہے پھر پندرہ دن سے کم پر خون آجاتا ہے تو اگر چالیس دن کے اندر ہے تو نفاس ہے اور چالیسویں دن کے بعد ہے تو استحاضہ ہے حیض نہیں، حیض کے لئے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے۔

نفاس کے دن بڑھ جانا

اس کی تین صورتیں ہیں۔

(1) اگر چالیس دن سے بڑھ جائے اور پہلی بار صرف اٹھارہ دن آیا تھا تو صرف وہی اٹھارہ دن نفاس کے ہیں۔

(2) اور اگر پہلے اٹھارہ دن آیا تھا اب انتالیس یا چالیس دن آتا ہے اس سے زیادہ نہیں ہوتا تو سارا نفاس ہی ہے۔

(3) اور اگر پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے اور پنتالیس دن خون آتا ہے تو صرف چالیس دن ہی نفاس کے ہیں، اس صورت میں نماز کا حکم وہی ہے جو حیض کے دن بڑھ جانے کے متعلق ہے۔ (فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 220 مطبوعہ کوئٹہ)

استحاضہ کی تعریف واحکام

''اَلْاِسْتِحَاضَۃُ وَیُسَمّٰی دَمًا فَاسِدًا دَمٌ وَلَوْ حُکْمًا خَارِجٌ مِنْ فَرْجٍ دَاخِلٍ لَا عَنْ رِحْمٍ''

یعنی استحاضہ جسے دمِ فاسد بھی کہتے ہیں، یہ بھی خون ہے اگرچہ حکماً ہی ہو، جو عورت کی اندرونی شرمگاہ سے نکلے لیکن رحم (بچہ دانی) سے نہ ہو۔

(ذخر المتأ ھلین متن منھل الواردین مشمولہ رسائل ابن عابدین: صفحہ 74 مطبوعہ لاہور)

فاسد خون یعنی استحاضہ کی سات قسمیں ہیں۔

(1) نو سال کی عمر سے پہلے جو خون دیکھے۔

(2) آیسہ (جو ماہواری بند ہونے کی عمر کو پہنچ چکی) اُسے جو خون آئے، بشرطیکہ نہ کالا ہو نہ سرخ۔

(3) حاملہ عورت ولادت کے بغیر جو خون دیکھے۔

(4) جو خون حیض یا نفاس کی اکثر مدت سے بڑھ جائے دوسرے حیض کے آنے سے پہلے تک۔

(5) جو خون مدتِ حیض میں شروع ہوا لیکن تین دن سے کم آیا اور پھر نہیں آیا۔

(6) جو خون حیض کے دنوں میں عادت کے دنوں سے بڑھ گیا، یہاں تک کہ دوسرا حیض آجائے بشرطیکہ یہ خون دس دن سے تجاوز کر جائے اگر یہ دس دن

کے اندر رہا جو اس کے حیض کی اکثر مدت تھی تو پھر وہ حیض قرار پائے گا دوسری شرط یہ ہے کہ عادت کے دنوں سے کم از کم تین یا زیادہ دن گزر چکے ہوں۔

مثلاً اس کی عادت پانچ دن کی تھی مہینے کے اول سے، تو اس نے اس مہینے کے پانچ دن یا تین دن خون دیکھا پھر اس کے بعد دوسرے حیض تک خون چلتا رہا اور وہ رکا نہیں، تو جتنے دن عادت کے تھے وہ حیض شمار ہونگے اس کے بعد سے استحاضہ شروع ہوگا پھر جب دوسرے مہینے کے حیض کے ایام شروع ہو جائیں گے تو وہ حیض قرار پائے گا۔

(7) عادت کے دنوں میں اس نے جو خون دیکھا وہ تین دن سے کم تھا پھر درمیان میں وقفہ آگیا پھر تین یا پانچ دن پاک رہی لیکن دس دن سے پہلے پھر خون شروع ہوگیا اور وہ دسویں دن رکا نہیں بلکہ چلتا رہا، سات، آٹھ دن یا زیادہ تو جتنے دن اس کی عادت کے تھے وہی حیض شمار ہوگا اور باقی تمام ایام استحاضہ ہونگے چاہے اس میں خون آیا یا نہیں آیا۔ (منہل الواردین: صفحہ 98،99 مطبوعہ لاہور)

غیر مقررہ عادت والی کا استحاضہ

جس کی ایک عادت مقرر نہ ہو بلکہ کبھی مثلاً چھ دن حیض کے ہوں اور کبھی سات، اَب جو خون آیا تو بند ہوتا ہی نہیں تو اس کے لئے نماز روزے کے حق میں کم مدت یعنی چھ دن حیض کے قرار دیئے جائیں گے اور ساتویں روز نہا کر نماز پڑھے اور روزہ رکھے مگر سات دن پورے ہونے کے بعد پھر نہانے کا حکم ہے اور ساتویں

دن جو فرض روزہ رکھا اس کی قضاء کرئے اور عدت گزرنے یا شوہر کے پاس رہنے

کے بارے میں زیادہ مدت یعنی سات دن حیض کے مانے جائیں گے۔ یعنی

ساتویں دن اس سے قربت جائز نہیں۔ (بہار شریعت: جزء دوم صفحہ 57 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

عادت والی کا استحاضہ

کسی کو حیض کا خون شروع ہوا لیکن مہینہ پورا گزر گیا اور خون نہ رکا تو پہلے

اس کی جتنی عادت تھی اتنے دن حیض کے شمار کرے پھر غسل کرلے اور تمام ممنوعہ

کام اس لئے جائز ہیں۔ پھر جب وہی تاریخیں آئیں تو اتنے دن نماز چھوڑ دے

اگر پوری عمر بھی خون نہ رکے تو بھی یہی قاعدہ استعمال ہوگا یعنی عادت والی

تاریخوں میں حیض شمار ہوگا اور باقی دنوں میں استحاضہ۔

(منھل الواردین: صفحہ 93 مطبوعہ لاہور) (بہار شریعت: جزء دوم صفحہ 55 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

بعض عورتوں کو اگر دو دو مہینہ بھی خون جاری رہے تو نماز روزہ بالکل چھوڑ

دیتی ہیں ایسا کرنا سخت گناہ کا کام ہے۔

بالغہ ہوتے ہی استحاضہ

اگر پہلی بار حیض آیا اور پھر رکا ہی نہیں تو دس دن ابتدائی حیض کے شمار

ہونگے اور بیس دن پاکی کے پھر انہی تاریخوں میں دس حیض اور بیس دن پاکی کے

شمار ہونگے۔ (منھل الواردین: صفحہ 94 مطبوعہ لاہور) (بہار شریعت: جزء دوم صفحہ 55 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

خونِ حیض اور استحاضہ کی ایک اور شناخت

یہ خون حیض کا نہیں ہے استحاضہ کا ہے اس کی ایک اور شناخت یہ ہے کہ خون حیض میں خاص بدبو ہوتی ہے اور استحاضہ کے خون میں بدبو نہیں ہوتی۔

(حاشیہ طحطاوی: صفحہ 80 مطبوعہ قدیمی کراچی) (منہل الواردین: صفحہ 74 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

حاملہ کو خون جاری ہونا

اگر حاملہ عورت کو خون جاری ہو جائے تو وہ استحاضہ ہے۔ حیض یا نفاس نہیں جب تک آدھے سے زیادہ بچہ پیدا نہ ہو جائے یا حمل ضائع نہ ہو جائے، نماز روزہ معاف نہیں۔

شرح وقایہ میں ہے "لَاتَمْنَعُ صَلٰوةً وَصَوْمًا وَوَطْيًا" یعنی استحاضہ سے نماز، روزے منع نہیں ہوتے اور نہ خاوند کی قربت حرام ہوتی ہے۔

(شرح وقایہ اولین صفحہ 135 مطبوعہ لاہور)

استحاضہ کے احکام

استحاضہ کی حالت میں روزہ، قربت، اعتکاف، دخول مسجد، تلاوت قرآن باوضو، بے وضو ہر طرح جائز ہیں اور باوضو ہو کر (استحاضہ کی حالت میں بھی) نماز پڑھنا، طواف کعبہ کرنا اور قرآن پاک چھونا بھی جائز ہے یعنی تمام وہ کام جو حیض یا نفاس کی حالت میں منع تھے اب جائز ہیں۔

لیکوریا والی کے لئے یا ایسے زخم والی جس سے مسلسل خون یا پیپ بہہ رہی ہو یا کوئی بھی ایسی بیماری جس سے وضو قائم نہ رہ سکے اور وہ اس کے روکنے میں بے قابو ہو جو کسی نماز کے ایک پورے وقت میں مسلسل رہے، سب کے لئے یہی حکم ہے اور ان کو معذور کہا جاتا ہے۔ (مزید تفصیل آگے آرہی ہے)

(شرح وقایہ اولین صفحہ 135 مطبوعہ لاہور) (فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ 41 مطبوعہ کوئٹہ)

کیا ایسی عورت کو کپڑے پاک کرنا ضروری ہے

اگر ایسی حالت ہے کہ صاف کپڑے پہن کر بھی نماز شروع کرلے تو نماز پوری کرنے سے پہلے ہی درہم (ہتھیلی کی گہری جگہ کے برابر) سے زیادہ کپڑا نجس ہو جائے گا۔ تو کپڑے بار بار دھونے کی ضرورت نہیں اور اگر اتنی زیادہ جلد نہیں تو پھر دھو کر نماز پڑھنا واجب ہے۔ (فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 224 مطبوعہ کوئٹہ)

ایسی عورت کا وضو

معذور کا وضو اس وقت ٹوٹے گا جب اس نماز کا وقت گزر جائے جس کے لئے وضو کیا تھا، یا اس وقت ٹوٹے گا جب عذر والے حدث (طہارت ٹوٹنے کے سبب) کے علاوہ کوئی اور حدث بھی لاحق ہو جائے۔

(شرح وقایہ اولین صفحہ 135 مطبوعہ لاہور) (فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ 41 مطبوعہ کوئٹہ)
(فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 224 مطبوعہ کوئٹہ)

وضو ٹوٹنے سے پہلے یا نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے ایسی عورت جسے

استحاضہ یا لیکوریا کا مرض ہو جو چاہے فرض، سنت نفل پڑھ سکتی ہے اور اسی وضو سے تلاوت بھی کر سکتی ہے۔

کیا استحاضہ والی نوافل یا قرآن پاک پڑھ سکتی ہے؟

جی ہاں: استحاضہ والی بھی اور لیکوریا والی بھی ہر وہ کام کر سکتی ہے جو حیض والی کو ممنوع ہے، مگر اس کا وضو نماز کے وقت کے نکلتے ہی ٹوٹ جائے گا اور ہر نماز کے لئے نیا وضو کرنا پڑے گا۔ اس پر صرف فرض وتر پڑھنے کی کوئی پابندی نہیں ہے بلکہ ساری نماز پڑھے گی۔ (فتاویٰ عالمگیری: جلد اول صفحہ 218 مطبوعہ کوئٹہ)

(فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 41 مطبوعہ کوئٹہ)

دنوں کی گنتی بھول جانا

ہر عورت پر ضروری ہے کہ وہ اپنے حیض ونفاس کی مدت اور تاریخ اور پاکی کے دن یاد رکھے۔ اگر کوئی عورت اپنی عادت کے دن بھول جاتی ہے، خواہ غفلت برتتی ہے یا کوئی اور بات (جیسے ذہنی عارضہ وغیرہ) پیش آجاتی ہے۔

پھر اگر عادت کے مطابق اُسے باقاعدہ دن آتے رہیں تو پھر تو کوئی مسئلہ نہیں لیکن اگر خدانخواستہ کوئی بیماری مثلاً استحاضہ ہو جائے تو اس کے لئے بہت مشکل مسائل ہیں، سب سے پہلے تو یہ ہے کہ غور کرے اگر کسی جگہ اس کا ذہن جمتا ہے کہ اس کے دن اتنے ہوتے تھے اور ان کی تاریخ یہ ہوتی تھی تو ٹھیک ہے ورنہ وہ

کبھی مسجد میں داخل ہو سکتی ہے اور نہ ہی سوائے طواف زیارت اور طواف صدر کے کسی قسم کا طواف یا عمرہ کر سکتی ہے اور طواف زیارت کو بھی دس دن بعد دوبارہ لوٹانا پڑے گا، تاکہ اس کا طہر میں ہونا یقینی ہو جائے۔

لیکن طواف صدر ایک ہی بار میں ہو جائے گا۔ کیونکہ اگر پاکی کے دن ہونگے تو طواف ہو جائے گا اور اگر فی الواقع وہ دن حیض کے ہونگے، تو طواف صدر حائضہ پر واجب نہیں ہوتا، تاہم نہ تو قرآن پاک چھو سکتی ہے اور نہ نماز کے علاوہ قرآن پاک کی تلاوت کر سکتی ہے اور نماز میں بھی سورۃ فاتحہ کے بعد صرف چھوٹی سی سورت پڑھ سکتی ہے اور نہ ہی نفل نماز پڑھ سکتی ہے اور صرف فرض، وتر اور سنت مؤکدہ پڑھے گی اور اگر سجدہ تلاوت سنا تو اس وقت بھی سجدہ کرے پھر دس دن بعد دوبارہ لوٹائے تاکہ یقینی طور پر ہر طہر میں ادا ہو جائے اور اگر اس پر قضا نمازیں ہیں تو ان کی ایک دفعہ ادائیگی کے دس دن بعد دوبار لوٹانا ہوگا۔

اور نہ نفلی روزے رکھ سکتی ہے اور نہ ہی کبھی اس سے قربت جائز ہے اور جس کو طہر اور دخولِ حیض کے دنوں میں تردد ہو تو اسے فرض نماز کے لئے بھی ہر وقت نیا وضو کرنا پڑے گا اور جسے طہر اور خروج من الحیض کے دنوں میں تردد ہو جائے اُسے ہر نماز کے لئے نیا غسل کرنا پڑے گا۔ (منھل الواردین: صفحہ 99 مطبوعہ لاہور)

(فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 210، 211 مطبوعہ کوئٹہ)

اس لئے بہنوں کو چاہیے کہ ان پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے اپنی تاریخیں

اور دنوں کی مدت یاد رکھیں اور بھولنے کا خطرہ ہو تو لکھ کر رکھیں اور بچیوں کو یاد رکھنے کی اہمیت بتائیں۔ تا کہ آئندہ زندگی میں کسی مشکل سے بچ سکیں۔ اگر اس کے باوجود بھی کوئی مسئلہ پیش آجائے تو علماء سے رجوع کریں کیونکہ یہ بہت تفصیل طلب اور عوام کی سمجھ سے بالاتر مسئلہ ہے۔

کیا عورت کے نہانے کیلئے پانی مہیا کرنا خاوند پر ضروری ہے؟

جب پانی پیسوں سے ملتا ہو اور بیوی کو طہارت کے لئے ضرورت ہے تو اس پانی کی قیمت فقیہ ابواللیث کے قول پر خاوند پر واجب ہے جس طرح اس کے لئے پینے کے پانی کی قیمت ادا کرنا خاوند پر ضروری ہے اور بعض دوسرے علماء نے کہا کہ واجب نہیں لیکن اگر بیوی فقیرہ ہے تو خاوند پر لازم ہوگا کہ یا تو اسے پانی لے کر دے یا اس کی رہائش پانی کے پاس رکھے۔

(بدائع الصنائع: جلد اول صفحہ 38 مطبوعہ ایچ ایم سعید کراچی)

کپڑے کو پاک کرنے کا طریقہ

نجاست اگر ایسی ہو جس کا رنگ کپڑے وغیرہ پر نظر آرہا ہو تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے (یعنی) اگر ایک ہی بار دھونے سے اس کا اثر دور ہو جائے تو کپڑا پاک ہو جائے گا اور اگر چار، پانچ مرتبہ دھونے

سے اس کا اثر دور ہو تو چار، پانچ مرتبہ دھونے سے پاک ہوگا، ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں ہی نجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا مستحب ہے۔

اگر نجاست دور ہو گئی مگر اس کا کچھ اثر (رنگ) باقی ہے تو اس کا اثر بھی دور کرنا لازم ہے ہاں اگر اس کا اثر بدقت جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں، تین مرتبہ دھو لیا پاک ہو گیا، مگر کپڑے کو اتنا دھوئیں کہ صاف پانی گرنے لگے جب تک پانی میں نجاست کا رنگ ہوگا، کپڑا پاک نہیں ہوگا، بہار شریعت میں ہے ''کپڑے یا ہاتھ میں نجس رنگ لگا یا یا ناپاک مہندی لگائی تو اتنی مرتبہ دھوئیں کہ صاف پانی گرنے لگے، پاک ہو جائے گا، اگرچہ کپڑے یا ہاتھ پر رنگ باقی ہو''۔
(بہار شریعت: جزء دوم صفحہ 69 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

جو نجاست نظر نہیں آتی جیسے پیشاب وغیرہ وہ تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ بقوت نچوڑنے سے پاک ہوگی اور قوت کے ساتھ نچوڑنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا مگر ابھی ایسا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص جو طاقت میں اس سے زیادہ ہے نچوڑے گا تو دو ایک بوند ٹپک سکتی ہے تو پہلے کے حق میں پاک ہے، اور دوسرے کے حق میں ناپاک ہے۔

پہلی اور دوسری بار نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہو گیا اور ہاتھ بھی۔

پہلی یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں اور اس کی تری سے کپڑے کا پاک حصہ بھیگ گیا تو یہ بھی ناپاک ہو گیا، کپڑے کو تین مرتبہ دھو کر ہر مرتبہ خوب نچوڑ لیا ہے کہ اب نچوڑنے سے نہ ٹپکے گا پھر اس کا لٹکا دیا اور اس سے پانی ٹپکا تو یہ پانی پاک ہے اگر خوب اچھی طرح نہیں نچوڑا تھا تو یہ پانی ناپاک ہے۔ پھر اگر کپڑے ایسے ہیں کہ نچوڑے نہیں جاسکتے یا ایسی چیز جو نچوڑنے کے قابل نہیں جیسے چٹائی، برتن، جوتا وغیرہ تو انہیں نجاست سے اچھی طرح صاف کر کے اچھی طرح پانی بہا کر رکھ چھوڑیں جب پانی ٹپکنا رک جائے تو دوبارہ پانی بہائیں اس طرح تین بار کر لیں۔ (بہار شریعت: جزء دوم صفحہ 71 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

جنبی عورت کو حیض شروع ہونے پر طہارت کا حکم

① جنبی عورت پر کسی نماز کا وقت شروع ہو گیا تو اس پر ضروری ہے کہ وہ غسل کر کے نماز ادا کرے اور اگر ایسا نہیں کیا اور نماز کا وقت نکل گیا تو اس نماز کی قضا لازم ہے۔ (جس کی تفصیل اسی کتاب میں دوسرے مقام پر آچکی ہے)

② اسی طرح اگر نماز کا وقت باقی تھا کہ اتنے میں ماہواری شروع ہو گئی تو اس نماز کی قضا لازم نہیں (جیسا کہ اس رسالہ میں دوسرے مقام پر مذکور ہے)

③ عورت پر جنابت طاری ہوئی اور ابھی اس سے غسل نہ کیا تھا کہ حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو اب اس پر حیض و نفاس کے منقطع ہونے سے پہلے جنابت کا غسل کرنا واجب نہیں۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے "شیخ سراج الدین ہندی نے فرمایا کہ اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ بے وضو شخص پر وضو کرنا اور جُنُبْ، حائضہ اور نفاس والی پر غسل کرنا اس وقت لازم ہوتا ہے جب کہ اس پر نماز واجب ہو یا وہ کسی ایسے کام کا ارادہ کرے جو بغیر وضو یا غسل کے حلال نہیں۔ بحرالرائق میں اسی طرح ہے"۔

(فتاویٰ عالمگیری: جلد اول صفحہ 16 مطبوعہ کوئٹہ)

ظاہر ہے کہ حیض ونفاس شروع ہونے کے بعد نہ وہ نماز پڑھ سکتی ہے نہ اس پر لازم ہے۔ لہٰذا جنابت کا غسل اب ضروری نہیں ہوگا، جب وہ حیض ونفاس سے غسل کرے گی تو جنابت سے بھی ساتھ ہی پاک ہو جائے گی، چاہے نیت کرے یا نہ کرے لیکن جس غسل کی نیت کی جائے گی اس کا ثواب ملے گا، کیونکہ حصول ثواب کے لئے نیت شرط ہے۔

بہار شریعت میں ہے "جس پر چند غسل ہوں سب کی نیت سے ایک غسل کر لیا سب ادا ہو گئے اور سب کا ثواب ملے گا"۔

(بہار شریعت: جزء دوم صفحہ 28 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

غسل کی نیت کرنا سنت ہے

فتاویٰ عالمگیری میں ہے "وَيُسَنُّ اَنْ يَبْدَاَ بِالنِّيَّةِ بِقَلْبِهٖ"

(طہارت کے لئے) دل میں نیت کرنا سنت ہے۔ (اور زبان سے بولنا مستحب ہے...... مترجمہ)

(فتاویٰ عالمگیری: جلد اول صفحہ 14 مطبوعہ کوئٹہ)

(یعنی فرض یا واجب نہیں، تاہم حصولِ ثواب کے لئے نیت ضروری ہے۔)

غسل کا طریقہ

غسل کے لئے دل میں پاک ہونے کی نیت کریں، پہلے جسم پر نجاست لگی تو اس کو دور کریں۔ پھر استنجاء کریں، پھر تین بار ہاتھ دھوئیں پھر تین بار غرارے کریں۔(اس سے پہلے اگر دانتوں میں کھانا وغیرہ پھنسا ہو جس سے پانی دانتوں میں نہ پہنچے تو صاف کرلیں) پھر تین بار ناک میں اوپر تک پانی چڑھائیں۔(ناک کی رینٹھ پہلے صاف کرلیں) پھر باقی نماز کے وضو کی طرح وضو کرلیں پھر تین بار داہنے کندھے پر پانی ڈالیں پھر تین بار بائیں کندھے پر پانی ڈالیں، پھر تین بار سر پر بہائیں۔ تین بار پورے بدن پر پانی بہالیں۔ خیال رہے کہ بدن کی کوئی ایک بال جتنی جگہ بھی باقی نہ رہے اس لئے گردن بغلیں، جوڑ والی جگہوں، ڈھلکی ہوئی جگہیں سب احتیاط سے دھوئیں۔ یہاں تک کہ ناف میں بھی انگلی ڈال کر دھوئیں انگوٹھی، چوڑیوں، گھڑی، کوکے، بالیوں کو آہستہ سے پھیریں تاکہ وہاں بھی پانی پہنچ جائے۔ سر کے بالوں کی جڑوں کو تر کرنا ضروری ہے۔ گندھے ہوئے ہوں تو کھولنا ضروری نہیں، ہاں اگر بال اس طرح گندھے ہوئے ہوں کہ نیچے پانی نہ جاسکے تو کھولنا ضروری ہے۔

غسل کے فرائض

غسل کے تین فرض ہیں۔

① اچھی طرح سے کلی کرنا کہ منہ کے ہر ہر پرزے، ہر ہر گوشے میں

حلق کے کنارے تک پانی پہنچ جائے۔ (یعنی جہاں سے حلق کی حد شروع ہوتی ہے) (فتاویٰ رضویہ جدید: جلد اول (حصہ ب) صفحہ 590 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

(فتاویٰ رضویہ: جلد اول صفحہ 106 مطبوعہ سنی دار الاشاعت فیصل آباد)

غرغرہ کرنا فرض نہیں، ہاں غیر روزے دار کے لئے سنت ہے۔ تاہم روزہ دار غرغرہ کر بیٹھے اور پانی حلق سے نیچے نہ اتر جائے تو روزہ نہ ٹوٹا لیکن ایسا کرنا نہیں چاہیے اور اگر حلق سے نیچے پانی اتر گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

نوٹ:

بہار شریعت کی موجودہ طبع مکتبہ اسلامیہ لاہور میں حلق کی جڑ تک پانی پہنچنا لکھا ہوا ہے مگر یہ یا تو سہوِ طباعت ہے یا سہوِ قلم۔

غسل میں مضمضہ (کلی) کرتے وقت حلق کی جڑ تک پانی پہنچانے کو ضروری قرار دینا صحیح نہیں، بلکہ زبان کی جڑ تک پانی پہنچنا ضروری ہے۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے۔

''آج کل بہت بے علم اِس مضمضہ کے معنٰی صرف کلی کے سمجھتے ہیں کچھ پانی منہ میں لے کر اگل دیتے ہیں کہ زبان کی جڑ اور حلق کے کنارے تک نہیں پہنچتا۔ یوں غسل نہیں اترتا''۔ (فتاویٰ رضویہ: جلد اول صفحہ 106 مطبوعہ سنی دار الاشاعت فیصل آباد)

(فتاویٰ رضویہ جدید: جلد اول (حصہ ب) صفحہ 593 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

فتاویٰ شامی میں ہے۔

''فَالْمَضْمَضَةُ اِصْطِلَاحًا اِسْتِیْعَابُ الْمَآءِ جَمِیْعَ الْفَمِ''

کلی کرنا از روئے اصطلاح تمام منہ کے پورے حصے میں پانی بہنا ہے۔
(فتاویٰ شامی: جلد اول صفحہ 85 مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ) (فتاویٰ عالمگیری: جلد اول صفحہ 6 مطبوعہ بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ)

۲ ناک میں جہاں تک نرم جگہ ہے، سانس سے کھینچ کر پانی چڑھانا کہ بال برابر بھی جگہ بھی خشک نہ رہے۔

۳ تمام ظاہری بدن پر سر کے بالوں سے پاؤں کے تلوؤں تک جسم کے ہر عضو پر پانی بہہ جانا کہ بال برابر جگہ خشک نہ رہے۔

(فتاویٰ عالمگیری: جلد اول صفحہ 13 مطبوعہ کوئٹہ)

کافرہ کا مسلمان ہونا

اگر کافرہ عورت مسلمان ہوئی تو اس پر غسل واجب ہے کیونکہ اس نے حیض ونفاس سے پاکی حاصل نہیں کی۔ ہاں اگر اسلام لانے سے پہلے غسل کر چکی ہے تو ناک میں نرم بانسے تک پانی چڑھالے کہ یہی وہ چیز ہے جو کفار سے ادا نہیں ہوتی۔ اگرچہ کلی کرنے کا فرض پانی کے بڑے بڑے گھونٹ پینے سے ادا ہو جاتا ہے۔

غرض جتنے اعضاء کا دھلنا غسل میں فرض ہے غسل فرض ہونے کے بعد اگر وہ سب بحالت کفر ہی دھل چکے تھے تو بعد اسلام غسل کا اعادہ ضروری نہیں اور مستحب تو یہی ہے کہ بعد اسلام پورا غسل کرے چاہے فرض ہو یا نہ ہو۔

(بہار شریعت: جزء دوم صفحہ 27 مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

تیمّم کا طریقہ

بسم اللہ پڑھیں، تیمّم کرنے کی نیت کریں اَب ہاتھوں کو زمین یا زمین کی جنس کی کسی چیز پر ماریں انگلیاں کھلی رکھیں اگر زیادہ گرد لگ جائے تو ہاتھوں کو جھاڑ لیں اور منہ پر اچھی طرح پھیرلیں پھر دوسری مرتبہ ایسا ہی کریں اور ناخن سمیت دونوں ہاتھوں کی کہنیوں تک پھیرلیں جس مٹی سے تیمّم کیا جائے اس کا پاک ہونا ضروری ہے منہ اور ہاتھوں کے ہر ہر حصہ اور ہر ہر سمت پر ہاتھ پھیرنا ضروری ہے (جیسے ناک کا نچلا حصہ، بھوؤں کے نیچے کا حصہ اور بازو کی ہر سائیڈ انگلیوں کی اطراف اور ان کے جوڑ وغیرہ) ورنہ تیمّم نہ ہوگا۔ ماتھے کے شروع سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور کان کے لو سے دوسرے کان کے لو تک ہاتھ پھیرنا ضروری ہے۔

نوٹ: دیواروں پر ہونے والا روغن زمین کی جنس نہیں لیکن چونا گارا، سیمنٹ، اینٹ زمین کی جنس سے ہیں۔

تیمّم کرنا کب جائز ہے

① ایسی بیماری جو وضو یا غسل سے اس کے زیادہ ہونے کا صحیح اندیشہ ہو۔ یعنی دو عادل طبیبوں کے کہنے یا اپنے تجربہ سے معلوم ہو۔

② یا چاروں جانب ایک ایک میل تک پانی موجود نہ ہو۔

④ یا اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مرجانے یا بیمار ہونے کا قوی اندیشہ ہو اگر ٹھنڈا پانی نقصان دیتا ہے، گرم نہیں دیتا تو گرم پانی سے وضو غسل کرلے، تیمم کی اجازت نہیں۔ اگر کسی ایک عضو کو پانی نقصان دیتا ہے تو صرف اس عضو پر مسح کرے باقی جسم کو دھونا ضروری ہے۔

اگر اتنی شدید بیماری ہے کہ خود سے تیمم نہیں کیا جاسکتا تو دوسرا شخص تیمم کروادے اور نیت کرنے والے کو کرنی ہوگی کروانے والے کو نہیں، محض سردی کی وجہ سے تیمم کرنا جائز نہیں جب تک بیمار ہونے کا پکا یقین نہ ہو۔

ملتقا

☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆

قرآن وسنت اور فقہاءِ اُمت کے اقوال کی روشنی میں
جسٹس (ر) ڈاکٹر جاوید اقبال کے نظریات کا تحقیقی جائزہ

غیر مسلموں کو

جرمِ توہین رسالت پر سزا

فقہ حنفی کی روشنی میں

از قلم

استاذ العلماء، مناظر اسلام

حضرت علامہ مفتی محمد اقبال سعیدی رضوی مدظلہ

شیخ الحدیث جامعہ انوار العلوم ملتان

ناشر: انوار الحدیث پبلی کیشنز جامعہ انوار العلوم نیو ملتان
تقسیم کار: مکتبہ مہریہ کاظمیہ نزد جامعہ انوار العلوم نیو ملتان